مرقس کی انجیل

یسوع کی آمد

(متّی ۳:۱-۱۲؛ لوقا ۳:۱-۹، ۱۵-۱۷؛
یوحنا ۱:۱۹-۲۸)

۱ خُدا کے بیٹے یسوع مسیح سے متعلق خُوش خبری کی یہ ابتداء- ۲ یسعیاہ نبی نے اس طرح لکھا ہے:

"سنو! میں اپنے پیغمبر کو تُجھ سے پہلے بھیج رہا ہوں- وہ تیرے لئے راہ کو ہموار کرے گا-"

ملاکی ۳:۱

۳ "خُداوند کے لئے راہ کو ہموار کرو اس کی راہ کو سیدھے بناؤ اس طرح ایک شخص صحرا میں آواز لگا رہا ہے"

یسعیاہ ۴۰:۳

۴ اسی طرح یوحنا بپتسمہ* دینے والے نے جنگل میں آکر لوگوں کو
بپتسمہ دیا- "تم تمہارے گناہوں پر توبہ کرتے ہوئے خُداوند کی طرف
رُجوع ہو کر بپتسمہ لو- تب ہی تمہارے گناہ معاف ہوں گے- ۵ اہلیان
یہودیہ اور یروشلم یوحنا کے پاس آئے اور اپنے گناہوں کا اعتراف کیا- اُس
وقت یوحنا نے اُن کو دریائے یردن میں بپتسمہ دیا- ۶ یوحنا اونٹ کے
بالوں کا بُنا اوڑھنا اوڑھ کر کمر سے چمڑے کا تسمہ باندھ لیتا تھا- وہ ٹڈیاں اور
جنگلی شہد کھاتا تھا- ۷ یوحنا لوگوں کو وعظ دیتا "میرے بعد آنے والا مُجھ
سے زیادہ طاقت ور ہوگا میں جُھک کر اُس کی جوتیوں کی تسمہ کھولنے کے
بھی لائق نہیں-" ۸ میں تم کو پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں لیکن وہ تم کو
مُقدّس رُوح سے بپتسمہ دیگا-"

یسوع کو بپتسمہ

(متّی ۳:۱۳-۱۷؛ لوقا ۳:۲۱-۲۲)

۹ ان دنوں یسوع گلیل کے ناصرت سے یوحنا کے پاس آیا یوحنا نے
یسوع کو دریائے یردن میں بپتسمہ دیا- ۱۰ جب یسوع پانی سے اوپر آرہا
تھا اس نے دیکھا آسمان کھلا اور رُوح القدس ایک کبوتر کی مانند اس کی طرف
آرہا تھا- ۱۱ تب آسمان سے ایک آواز آئی "تو ہی میرا چہیتا بیٹا ہے-
میں تُجھ سے خُوش ہوں-"

یسوع کا امتحان

(متّی ۴:۱-۱۱؛ لوقا ۴:۱-۱۳)

۱۲ اسوقت رُوح نے یسوع کو صحرا میں بھیج دیا- ۱۳ یسوع وہاں
چالیس دن کی مدت تک درندوں کے ساتھ بسر کر کے شیطان سے آزمایا
گیا- تب فرشتے آئے اور یسوع کی مدد کی-

پہلے شاگِرد کا انتخاب

(متّی ۴:۱۲-۲۲؛ لوقا ۴:۱۴-۱۵؛ ۵:۱-۱۱)

۱۴ یوحنا کو جب قید کیا گیا یسوع نے گلیل جا کر لوگوں کو خُدا کی
خُوش خبری دی- ۱۵ "وقت پُورا ہو گیا ہے- خُدائی بادشاہت قریب
آگئی ہے تمہارے گناہوں پر توبہ کر کے خُداوند کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور
خُوش خبری پر ایمان لاؤ-"
۱۶ یسوع نے گلیل کی جھیل کی نزدیک سے گذرتے وقت شمعون*
اور اس کے بھائی اندریاس کو دیکھا- یہ دونوں ماہی گیر تھے یہ مچھلی کا شکار
کرنے جھیل میں جال پھینک رہے تھے- ۱۷ یسوع نے کہا، "آؤ میرے
پیچھے چلو میں تمکو دُوسرے ہی قسم کا ماہی گیر بناؤں گا- اس کے بعد تم
لوگوں کو پکڑو گے نہ کہ مچھلیوں کو-" ۱۸ اس وقت وہ اپنے جالوں کو اسی
جگہ چھوڑ کر اس کے پیچھے ہو لئے-
۱۹ یسوع گلیل جھیل کے کنارے گھوم پھر ہی رہا تھا کہ زبدی کے
بیٹوں یعقوب اور یوحنا نامی دونوں بھائیوں کو دیکھا کہ وہ مچھلیوں کا شکار
کرنے جالوں کو درست کر رہے تھے اور اپنی کشتی میں تھے- ۲۰ ان کے
باپ زبدی اور مزدور بھی بھائیوں کے ساتھ کشتی میں تھے- یسوع نے ان کو
فوراً بلایا فوراً ہی وہ اپنے باپ کو چھوڑ کر یسوع کے پیچھے ہو لئے-

بدرُوح کے اثرات سے متاثر آدمی کو چھٹکارہ

(لوقا ۴:۳۱-۳۷)

۲۱ سبت کے دن یسوع اور اس کے شاگِرد کفر نحوم گئے- سبت
کے دن یہو دی عبادت گاہ میں جا کر وہ لوگوں کو وعظ کرنے لگے-

بپتسمہ یہ یونانی لفظ ہے جس کے معنی ڈبونا، ڈبونا یا آدمی کو دفن کرنا یا مُختصر چیزیں پانی کے نیچے-

شمعون اسکا دُوسرا نام پطرس ہے-

۲۲ یسوع کی تعلیمات سن کر لوگ حیران ہوئے۔ وہ ان کو شریعت کے
استاد کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک حاکم کی طرح ان کو تعلیم دینے لگا۔
۲۳ یسوع جب یہودی عبادت گاہ میں تھا تو بدرُوح کے اثرات سے متاثر
ایک آدمی وہاں موجود تھا۔ ۲۴ وہ چلّایا ”اے یسوعِ ناصری! تو ہم سے کیا
چاہتا ہے؟ کیا تو ہمیں تباہ کرنے کے لئے آیا ہے؟ مجھے معلوم ہے تو خُدا کی
جانب سے آیا ہوا مقدّس ہے۔“
۲۵ یسوع نے ڈانٹا ”چپ رہ اس میں سے نکل کر باہر آجا“
۲۶ بدرُوح اس سے پنجہ آزمائی کرتے ہوئے اور پُورے زورو شور سے
چلاّتے ہوئے اس میں سے نکل کر باہر آئی۔
۲۷ حاضرین حیران و ششدر ہو گئے۔ وہ آپس میں سوال کرنے لگے،
”یہ کیا معاملہ ہے؟ یہ ایک نئی تعلیم ہے۔ یہ صاحب مقتدر ہو کر تلقین کرتا
ہے! حتیٰ کہ بدرُوحوں پر تک حکم چلاتا ہے اور وہ روحیں فرمانبردار ہو جاتی
ہیں۔“ ۲۸ یسوع کی یہ ساری خبر گلیل کے علاقے میں ہر سمت پھیل
گئی۔

کئی لوگوں کو صحت و تندرستی

(متّی ۸:۱۴-۱۷؛ لوقا ۴:۳۸-۴۱)

۲۹ یسوع اور اس کے شاگرد یہودی عبادت گاہ سے نکل کر یعقوب
اور یوحنا کے ساتھ شمعون اور اندریاس کے گھر گئے۔ ۳۰ شمعون کی
ساس بخار میں مبتلا تھی۔ وہاں کے لوگوں نے اس کے بارے میں یسوع سے
عرض کی۔ ۳۱ اس طرح یسوع نے مریضہ کے بستر کے قریب جا کر
اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اُس کو بستر سے اوپر اٹھنے میں اسکی مدد کی فوراً وہ
شفایاب ہو گئی۔ اور وہ اٹھ کر اسکی تعظیم کرنے لگی۔
۳۲ اس شام غروب آفتاب کے بعد لوگ مریضوں کو بدرُوحوں سے
متاثرہ لوگوں کو اس کے پاس لائے۔ ۳۳ گاؤں کے تمام لوگ اس کے
گھر کے دروازہ کے سامنے جمع ہوئے۔ ۳۴ یسوع نے مختلف بیماریوں
میں مبتلا لوگوں کو شفاء بخشی، بدرُوحوں سے متاثر کئی لوگوں کو اس سے
چھٹکارا دلایا۔ لیکن ان بدرُوحوں کو یسوع نے بات کرنے کا موقع ہی نہیں
دیا۔ کیوں کہ بدرُوحوں کو معلوم تھا کہ یسوع کون ہے۔

خُوش خبری کا اعلان کرنے کے لئے یسوع کی تیاری

(لوقا ۴:۴۲-۴۴)

۳۵ دُوسرے دن صبح صادق ہی یسوع اٹھ کر باہر چلا گیا۔ وہ تنہا
مقام پر گیا اور عبادت کرنے لگا۔ ۳۶ اس کے بعد شمعون اور اس کے
ساتھی یسوع کی تلاش میں نکلے۔ ۳۷ وہ یسوع کو پایا اور کہنے لگے کہ ”لوگ
تمہاری ہی راہ دیکھ رہے ہیں۔“

۳۸ یسوع نے کہا، ”یہاں سے قریبی قریوں کو ہمیں جانا چاہئے ان
مقامات پر مجھے تبلیغ کرنا ہے اس کی خاطر میں یہاں آیا ہوں۔“ ۳۹ اس
طرح یسوع گلیل کے چاروں طرف دورہ کر کے ان کی یہودی عبادت گاہوں
میں لوگوں کی تبلیغ کی اور بدرُوحوں سے متاثر لوگوں کو نجات دلائی۔

کوڑھی کی تندرستی

(متّی ۸:۱-۴؛ لوقا ۵:۱۲-۱۶)

۴۰ ایک کوڑھی یسوع کے پاس حاضر ہوا اور گھٹنے ٹیک کر اس سے
معروضہ کرنے لگا ”اگر تو چاہے تو مجھے صحت بخش سکتا ہے۔“
۴۱ یسوع نے اِس پر رحم کے تقاضے سے چھو کر کہا، ”تیری صحت
یابی میری آرزو ہے۔ تجھے صحت نصیب ہو۔“ ۴۲ اس کے ساتھ ہی فوراً
اسے تندرستی نصیب ہوئی۔ کوڑھ چھوٹ گیا اور کوڑھی چلا گیا۔
۴۳-۴۴ یسوع اس کو روانہ کیا اور سختی سے تاکید کی کہ ”اس
چیز کے متعلق کسی سے نہ کہنا مگر جا کر اپنے تئیں کاہن کو دکھا اور اپنے پاک
صاف ہو جانے کی بابت اُن چیزوں کا جو موسیٰ نے مُقرّر کی نذرانہ پیش کر
تا کہ اُن کے لئے گواہی ہو۔“ ۴۵ وہ وہاں سے جا کر لوگوں سے کہا کہ یسوع
نے ہی اس کو شفا دی۔ اس طرح یسوع کے بارے میں خبر ہر طرف پھیل
گئی۔ اور اسی لئے جب لوگ دیکھ رہے ہوتے ہیں، اُس وقت یسوع شہر میں
داخل نہ ہو سکا۔ یسوع ایسی جگہ قیام کرتا جہاں لوگ نہ بسر کرتے ہو۔ لیکن
لوگ تمام شہروں سے آتے اور وہاں پہنچتے جہاں یسوع ہوتا۔

مفلوج آدمی کی صحت یابی

(متّی ۹:۱-۸؛ لوقا ۵:۱۷-۲۶)

۲ چند دن گذرنے کے بعد یسوع کفر نحوم کو واپس آیا۔ یہ خبر پھیل
گئی کہ یسوع گھر واپس آگیا ہے۔ ۲ لوگ کثیر تعداد میں یسوع کی
تبلیغ سننے کے لئے جمع ہوئے۔ گھر بھر گیا تھا۔ وہاں کسی ایک کے ٹھہرنے
کے لئے دروازے کے باہر بھی جگہ نہ تھی۔ یسوع انہیں تعلیم دے رہا تھا۔
۳ چند لوگوں نے ایک فالج زدہ آدمی کو اس کے پاس لایا اسے چار آدمی
اٹھائے ہوئے تھے۔ ۴ گھر چونکہ بہت بھرا ہوا تھا اسلئے وہ اس کو یسوع
تک نہ لاسکے۔ اس وجہ سے وہ لوگ یسوع جس گھر میں تھا اس چھت پر گئے
اور اس جگہ کے چھت میں سوراخ ڈال دیا جہاں یسوع تھا۔ اس طرح وہاں
سے جگہ بنا کر مریض کو بستر سمیت اتار دیا۔ ۵ اُن لوگوں کے اس گھرے
ایمان کو دیکھ کر یسوع نے مفلوج آدمی سے کہا، ”اے نوجوان! تیرے
گناہ معاف ہو گئے ہیں۔“
۶ چند شریعت کے معلّمین وہاں بیٹھے ہوئے تھے جنہوں نے یسوع
کی کہی ہوئی باتوں کو سُنا اور سوچا۔ ۷ ”یہ ایسا کیوں کہتا ہے؟ یہ کلمات خُدا

کی بے عزّتی کرنے والے ہیں! کیوں کہ صرف خُدا ہی گناہوں کومعاف کر سکتا ہے۔“

۸ یسوع نے سمجھا کہ شریعت کے معلّمین اس کے متعلق سوچ رہے ہیں تو کہا، ”تم ایسا اس طرح کیوں سوچتے ہو؟ ۹ اس مفلوج آدمی کو کیا کہنا آسان ترین ہے؟ ”تیرے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں یا اس طرح کہنا چاہئے کہ اٹھ اور تیرا بستر اٹھالے جا۔ ۱۰ لیکن ابن آدم کو زمین پر گناہوں کو معاف کرنے کا حق ہے۔ یہ تمہیں سمجھنا ہو گا“ تب یسوع نے مریض سے اس طرح کہا۔“ ۱۱ ”میں تُجھ سے کہہ رہا ہوں اٹھ اور تیرا بستر لے اور گھر جا۔“ ۱۲ فوراً مریض اٹھ کھڑا ہوا اور اپنا بستر لیتے ہوئے سب کے سامنے وہاں سے باہر چلا گیا۔ اس منظر کو دیکھ کر لوگوں نے حیران ہو کر کہا، ”ہم نے ایسا کوئی واقعہ پہلے کبھی نہ دیکھا۔“ اور وہ خُدا کی تعریف کرنے لگے۔

لاوی (متّی) یسوع کے پیچھے ہولیا

(متّی ۹:۹-۱۳؛ لوقا ۵:۲۷-۳۲)

۱۳ یسوع دوبارہ جھیل کے پاس گیا کئی لوگ اس کے پیچھے گئے اس نے ان کو تعلیم دی۔ ۱۴ جب یسوع جھیل کے کنارے گذر رہا تھا ایک محصول وصول کرنے والے حلفی کے بیٹے لاوی کو دیکھا۔ لاوی محصول وصولی کے چبوترے پر بیٹھا تھا۔ یسوع نے کہا، ”میرے پیچھے آؤ“ تب وہ اٹھ کر یسوع کے پیچھے ہولیا۔ ۱۵ اس دن تھوڑی دیر بعد یسوع لاوی کے گھر میں کھانا کھا رہا تھا۔ وہاں کئی ایک محصول وصول کرنے والے اور دیگر بد کردار لوگ بھی یسوع اور ان کے شاگردوں کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے۔ ان لوگوں میں متعدد یسوع کے تابعین تھے۔ ۱۶ شریعت کے معلّمین جو فریسی تھے دیکھے کہ محصول وصول کرنے والے عہدیداروں اور دیگر بد کردار لوگوں کے ساتھ یسوع کھا رہا تھا تو انہوں نے یسوع کے شاگردوں سے پُوچھا، ”وہ کیوں گنہگاروں اور محصول وصول کرنے والے عہدیداروں کے ساتھ کھانا کھاتا ہے؟“

۱۷ یسوع نے یہ سُنا اور ان سے کہا، ”صحت مندوں کے لئے طبیب کی ضرورت نہیں۔ بیماروں کے لئے طبیب کی ضرورت ہوتی ہے۔ میں شریف لوگوں کو بلانے کے لئے نہیں آیا ہوں میں گنہگاروں کو بلانے کے لئے۔“

یسوع دُوسرے مذہبی پیشواؤں کی طرح نہیں ہے

(متّی ۹:۱۴-۱۷؛ لوقا ۵:۳۳-۳۹)

۱۸ یوحنا کے شاگرد اور فریسی لوگ روزہ رکھتے تھے۔ چند لوگ یسوع کے پاس آئے اور پوچھا، ”یوحنا کے شاگرد اور فریسی بھی روزہ رکھتے ہیں۔ لیکن تیرے شاگرد روزہ کیوں نہیں رکھتے؟“

۱۹ یسوع نے جواب دیا، ”جب شادی ہو رہی ہے، جب دُلہا ساتھ رہتا ہے تو اسکے دوست غم نہیں کرتے اور نہ روزہ رکھتے ہیں۔ ۲۰ لیکن ایک وقت آئے گا جب وہ اپنے دوستو کو چھوڑ کر چلا جائے گا، تب اسکے دوست فکر مند ہوں گے اور روزہ رکھیں گے۔

۲۱ ”کوئی بھی اپنی پرانی اور پھٹی ہوئی پُوشاک پر نئے کپڑے کا پیوند نہیں لگاتا۔ اگر وہ ایسا پیوند لگاتا بھی ہے تو وہ پیوند سکڑ کر پھٹی ہوئی جگہ کو مزید بڑا بناتا ہے۔ ۲۲ اسی طرح لوگ نئے مئے کو پُرانے مشکوں میں ڈالکر نہیں رکھتے کیوں کہ ایسا کرنے سے مشک بھی ٹوٹ جاتی ہے اور مئے بھی ضائع ہو جاتی ہے۔ اس لئے لوگ ہمیشہ نئے مئے کو نئی مشکوں میں ڈال کر رکھتے ہیں۔“

چند یہودی یسوع پر تنقید کرتے ہیں

(متّی ۱۲:۱-۸؛ لوقا ۶:۱-۵)

۲۳ سبت کے دن یسوع اپنے شاگردوں کے ساتھ چند کھیتوں سے گذر رہا تھا۔ جب وہ چل رہے تھے تو شاگردوں نے کھانے کے لئے دانے کی چند بالیاں توڑلیں۔ ۲۴ فریسیوں نے یہ دیکھا اور یسوع سے پوچھا، ”تیرے شاگرد ایسا کیوں کرتے ہیں؟ سبت کے دن ایسا کرنا کیا یہودیوں کے شریعت کے خلاف نہیں ہے۔“

۲۵ یسوع نے ان کو جواب دیا ”کیا تم نے نہیں پڑھا ہے کہ داؤد اور اس کے لوگ جب بھوکے تھے اور جب اُنہوں نے کھانا مانگا تو اس نے ان کے لئے کیا کیا تھا۔ ۲۶ وہ اعلیٰ کاہن ابی یاتر کا دور تھا۔ داؤد خُدا کے گھر میں گیا اور اُس نے خُداوند کو نذر کی ہوئی روٹی کھائی۔ موسیٰ کی شریعت کہتی ہے صرف کاہن ہی روٹی کھا سکتا ہے داؤد نے اپنے ساتھ موجود لوگوں کو بھی روٹی دی۔“

۲۷ اس کے بعد یسوع نے فریسیوں سے کہا، ”سبت کا دن اس لئے مقرر ہوا کہ اس میں لوگوں کی مدد ہو نہ کہ لوگوں کی تخلیق کا مقصد یہ ہے کہ وہ سبت کے دن اس کے حوالے ہو جائیں۔“ ۲۸ اسی لئے ابن آدم سبت کے دن کے لئے اور تمام دنوں کے لئے خُداوند ہے۔“

وہ جس کا ہاتھ سوکھا ہوا تھا اس کی تندرستی

(متّی ۱۲:۹-۱۴؛ لوقا ۶:۶-۱۱)

۳ دوسرے دن یسوع یہودی عبادت خانہ میں گیا۔ وہاں ایک ہاتھ سوکھا ہوا آدمی تھا۔ ۲ وہاں پر موجود چند یہودی یسوع سے ہونے والی کسی بھی لغزش کے منتظر تھے تا کہ وہ اسکو مورد الزام ٹھہرائیں وہ لوگ نظر رکھے ہوئے تھے کہ کیسے یسوع اس سکڑے ہاتھ والے آدمی

کو اچھا کرے گا۔ یہ سبت کا دن تھا اس لئے وہ اس کے قریب ہی
ٹھہرے۔ ۳ یسوع نے ہاتھ سوکھے ہوئے آدمی سے کہا، "کھڑا ہو جا سبھی
لوگوں کو تجھے دیکھنے دے۔"
۴ تب یسوع نے لوگوں سے پُوچھا، "سبت کے دن کیا کام کرنے کی
اجازت ہے نیک کام یا بُرا کام ؟ کیا یہ صحیح ہے کہ ایک کی زندگی کو بچائی
جائے یا نابُود کر دی جائے ؟" لیکن وہ خاموش رہے کیوں کہ وہ جواب دینے
سے قاصر تھے۔
۵ یسوع نے غصّہ سے لوگوں کی طرف دیکھا۔ ان کی ضد نے اسے
رنجیدہ کیا۔ یسوع نے اس آدمی سے کہا، "تو اپنے ہاتھ کو آگے بڑھا" اس
نے اپنے ہاتھ کو یسوع کی طرف آگے بڑھایا۔ فوراً ہی اس کا ہاتھ شفا یاب
ہو گیا۔ ۶ اس وقت فریسی یہودیوں کے ساتھ باہر گئے اور منصوبہ باندھنا
شروع کیا کہ کس طرح یسوع کو قتل کیا جائے۔

یسوع مسیح کے پیچھے لوگوں کی بھیڑ

۷ یسوع اپنے شاگردوں کے ساتھ جھیل کے طرف گیا۔ گلیل کے کئی
لوگ اس کے ساتھ ہو لئے۔ ۸ کثیر تعداد میں لوگ یہودیہ سے یروشلم سے اور
ادومیہ سے دریائے یردن کے اس طرف کے علاقے سے اور صور اور صیدا
کے اطراف و اکناف والے جگہوں سے آئے۔ یسوع کی کارگذاریوں کو سن
کر وہ آئے تھے۔ ۹ یسوع نے لوگوں کی اس بھیڑ کو دیکھ کر اپنے شاگردوں
سے کہا اسکے لئے ایک کشتی تیار کرے تا کہ وہ لوگ کچل نہ دیں۔ ۱۰ یسوع
نے کئی لوگوں کو شفایاب کیا۔ اس لئے تمام مریض اس کو چھونے کے
لئے اس پر گرے پڑے تھے۔ ناپاک رُوحوں سے متاثر کئی لوگ وہاں تھے
۱۱ بدرُوحیں یسوع کو دیکھ کر اس کے سامنے نیچے گرتے اور زور سے چیختے
تھے کہ "تو خُدا کا بیٹا ہے۔" ۱۲ اس لئے یسوع نے ان کو اس بات کی
سختی سے تاکید کی تھی کہ لوگوں کو معلوم نہ ہو کہ وہ کون ہے۔

یسوع کا بارہ رسولوں کا انتخاب کرنا

(متّی ۱۰:۱-۴؛ لوقا ۶:۱۲-۱۶)

۱۳ تب یسوع ایک پہاڑ پر چڑھ گیا۔ یسوع نے چند لوگوں کو اپنے
پاس آنے کے لئے کہا یسوع کی چاہت اور پسند کے لوگ یہی ہیں۔ یہ لوگ
یسوع کے پاس اوپر گئے۔ ۱۴ اُس نے ان میں سے بارہ آدمیوں کو اسکے
رسولوں کی حیثیت سے چن لیا۔ یسوع نے چاہا کہ یہ بارہ آدمی اس کے ساتھ
رہیں اور ان کو دُوسرے مقامات پر لوگوں کی تعلیم کے لئے بھیجا جائے
۱۵ اس کے علاوہ بدرُوحوں سے متاثر لوگوں کو ان سے چھٹکارہ دلانے کے
لئے ان کو اختیارات دینا چاہا۔ ۱۶ ان بارہ آدمیوں کو یسوع نے چن لیا وہ
ہیں: شمعون، یسوع نے اس کو پطرس نام دیا۔ ۱۷ زبدی کے بیٹے
یعقوب اور یوحنا، یسوع نے ان کو بُوانرگس کا نام دیا۔ اس کا مطلب "
گرج کے بیٹے"۔ ۱۸ اندریاس، فلپ اور برتلمائی، متّی، توما، حلفی کا بیٹا
یعقوب، تدّی اور شمعون قوم پرست۔ ۱۹ اور یہوداہ اسکریوتی وہی ہے
جس نے یسوع کو اس کے دشمنوں کے حوالے کیا۔

یسوع مسیح پر بدرُوح کے اثرات کا الزام

(متّی ۱۲:۲۲-۳۲؛ لوقا ۱۱:۱۴-۲۳؛ ۱۲:۱۰)

۲۰ تب یسوع گھر کو گیا۔ لیکن وہاں دوبارہ کئی لوگ جمع ہو گئے۔ اس
وجہ سے یسوع اور اس کے شاگردوں نے کھانا بھی نہ کھا سکے۔ ۲۱ یسوع
کے افراد خاندان کو ان تمام حالات کا علم ہوا۔ چونکہ کُچھ لوگوں نے کہا کہ
یسوع پاگل تھا۔ اس کے افراد خاندان اس کو لے جانے کے لئے آئے۔
۲۲ شریعت کے معلّمین جو یروشلم سے آئے تھے نے کہا،
"بعلزبول (شیطان) اس میں ہے۔ وہ بدروحوں کے سردار کی مدد سے
بدرُوحوں سے متاثر لوگوں کو چھٹکارہ دلاتا ہے۔"
۲۳ اس لئے یسوع نے لوگوں کو بلایا کہ وہ مل کر آئیں اور ان کو
تُمثیلوں کے ذریعہ تعلیم دی "یسوع نے کہا کہ شیطان کو شیطان کس طرح
نکال سکتا ہے۔ ۲۴ بادشاہت جو خود اپنے خلاف لڑتی ہے۔ خود قائم
نہیں رہ سکتی۔ ۲۵ جو خاندان بٹ گیا ہو وہ باقی نہیں رہ سکتا۔
۲۶ اگر شیطان خود اپنے ہی خلاف پلٹ جائے اور بٹ جائے وہ کھڑا نہیں
رہ سکتا اس کی حکومت کا خاتمہ آجاتا ہے۔ ۲۷ اگر کوئی آدمی کسی طاقتور آدمی
کے گھر میں گھس کر چیزوں کو چرانا چاہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ پہلے
زور آور کو باندھے۔ تب کہیں اس کو زور آور کے گھر سے اشیاء کا چُرانا ممکن
ہو سکے گا۔ ۲۸ میں تم سے سچّائی بتاتا ہوں لوگوں سے ہونے والے تمام
گناہوں کو اور کفر کلمات کی معافی مل سکتی ہے۔ ۲۹ لیکن رُوح القدس کے
خلاف جو کوئی گناہ کرے گا اسے کبھی معافی نہ ملے گی کیوں کہ وہ ہمیشہ اس
گناہ کا مجرم رہے گا۔"
۳۰ یسوع نے یہ اس لئے کہا کہ معلّمین شریعت کہتے ہیں کہ یسوع
کے اندر ناپاک رُوح ہے۔

یسوع کے شاگرد ہی اس کے خاندان کے حقیقی افراد ہیں

(متّی ۱۲:۴۶-۵۰؛ لوقا ۸:۱۹-۲۱)

۳۱ تب یسوع کی ماں اور اس کے بھائی وہاں آئے وہ باہر کھڑے ہو
گئے اور ایک آدمی کو اندر بھیجا کہ یسوع مسیح کو باہر آنے کے لئے کہے۔
۳۲ کئی لوگ یسوع کے اطراف بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے یسوع سے
کہا، "تیری ماں اور تیرے بھائی باہر تیرا انتظار کر رہے ہیں۔"

۳۳ یسوع نے جواب دیا، ”میری ماں کون؟ میرے بھائی کون؟“ ۳۴ تب اس نے اپنے اطراف بیٹھے ہوئے لوگوں کی طرف دیکھ کر کہا، ”یہی لوگ میری ماں اور میرے بھائی ہیں۔ ۳۵ جو کوئی خُدا کی مرضی کے مطابق چلے گا وہی میرا بھائی بہن اور میری ماں ہو گی۔“

تخم ریزی کرنے والے کسان کی مثال

(متّی ۱۳:۱-۹؛ لوقا ۸:۴-۸)

۴ ایک دُوسرے موقع پر یسوع جھیل کے کنارے لوگوں کو تعلیم دے رہا تھا۔ ایک بڑی بھیڑ اس کے اطراف جمع ہو گئی۔ یسوع ایک کشتی میں جا بیٹھا اور جھیل کے کنارے تھوڑی دور فاصلہ پر چلا گیا تمام لوگ پانی کے کنارے تھے۔ ۲ یسوع نے کشتی میں بیٹھ کر لوگوں کو مختلف تمثیلوں کے ذریعہ تعلیم دی۔ اس نے کہا ۳ ”سنو ایک کسان تخم ریزی کرنے کے لئے کھیت کو گیا۔ ۴ بوقت تخم ریزی چند دانے راستے کے کنارے گرے چند پرندے آئے اور وہ دانے چُگ گئے۔ ۵ چند دانے پتھریلی زمین پر گرے اس زمین پر زیادہ مٹی نہ تھی۔ زمین گہری نہ ہونے کی وجہ سے بہت جلد ہی اُگ گئے۔ ۶ لیکن جب سورج اوپر چڑھا گہری جڑیں نہ ہونے کی وجہ سے وہ پُودے سوکھ گئے۔ ۷ چند اور دانے خار دار جھاڑیوں میں گرے، خار دار جھاڑیاں پھلنے پھولنے کے بعد اچھے پُودوں کو آگے بڑھنے سے روک دیا۔ جس کی وجہ سے وہ پُودے کوئی پھل نہ دیئے۔ ۸ چند دُوسرے دانے زرخیز زمین پر گرے۔ وہ دانے اُگے اور آگے بڑھ کر ثمر آور ہوئے۔ ان میں چند درخت تیس گنا اور چند ساٹھ گنا اور دُوسرے چند درخت سو گنا زیادہ پھل دیئے۔“

۹ تب یسوع نے کہا، ”تم لوگ جو میری باتوں کو سن رہے ہو غور سے سنو!“

یسوع نے کہا کیوں وہ تمثیلوں کا استعمال کرتا ہے؟

(متّی ۱۳:۱۰-۱۷؛ لوقا ۸:۹-۱۰)

۱۰ جب یسوع اکیلا تھا تو اس کے بارہ رسولوں * اور اس کے دیگر شاگردوں نے ان تمثیلوں کی بابت اس سے پوچھا، ۱۱ یسوع نے کہا، ”خُدائی بادشاہت کی سچائی کا راز صرف تم سمجھ سکتے ہو لیکن دُوسرے لوگوں کو میں تمثیلوں ہی کے ذریعہ ہر چیز سمجھاتا ہوں۔ ۱۲ ”وہ دیکھیں گے، دیکھیں گے:

لیکن حقیقت میں کبھی نہیں دیکھتے وہ سنیں گے سُنیں گے لیکن کبھی نہیں سمجھیں گے۔ اگر وہ دیکھیں اور سمجھیں گے، تو شاید تبدیل ہو سکتے ہیں اور معافی مل سکتی ہے۔“

بوئے ہوئے دانوں سے متعلق یسوع کی وضاحت

(متّی ۱۳:۱۸-۲۳؛ لوقا ۸:۱۱-۱۵)

۱۳ تب یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا، ”کیا تم نے اس تمثیل کو سمجھا اگر تم اس تمثیل کو نہ سمجھے تو پھر دُوسری کونسی تمثیل کو سمجھو گے؟ ۱۴ کسان جو بوتا ہے اس کی نسبت ویسا ہی ہے جو خُدا کی تعلیمات کو لوگوں میں تبلیغ کرتا ہے۔ ۱۵ کُچھ لوگ خُداوند کے تعلیمات سنتے ہیں۔ لیکن ان میں ڈالے گئے کلام کو شیطان نکال کر باہر کر دیتا ہے۔ اور یہ لوگ راستے کے کنارے بوئے ہوئے بیج کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ۱۶ اور کُچھ دُوسرے لوگ جو خُداوند کا کلام سنتے ہیں اور خُوشی سے جلدی قبول بھی کر لیتے ہیں۔ ۱۷ لیکن وہ اس کلام کو اپنے دِل کی گہرائی میں جڑ پکڑنے کا موقع ہی نہیں دیتے۔ وہ اس کلام کو تھوڑی دیر کے لئے ہی رکھتے ہیں۔ اس کلام کی نسبت سے ان پر کوئی مصیبت آئے یا ان پر کوئی ظلم و زیادتی ہو وہ اس کو بہت جلد ہی چھوڑ دیتے ہیں۔ ان کی تمثیل پتھریلی زمین پر بیج گرنے کی طرح ہے۔ ۱۸ اور چند لوگ کانٹوں والے درخت کی زمین پر بوئے جیسے ہوں گے یہ لوگ کلام کو تو سنتے ہیں۔ ۱۹ لیکن زندگی کے تفکرات، دولت کا لالچ اور کئی دُوسری آرزوئیں ان کے دلوں میں اتری بات کو بھر آور ہونے نہیں دیتے۔ اس وجہ سے ان کی زندگی میں یہ کلام ثمر آور نہیں ہوتا۔ ۲۰ اور بعض لوگ اس بیج کی طرح ہوتے ہیں جو زرخیز زمین پر گرے ہوں جب وہ کلام کو سنتے ہیں تو قبول کر کے پھل دیتے ہیں بعض مواقعوں پر تیس گنا زیادہ اور بعض اوقات ساٹھ گنا سے زیادہ اور بعض اوقات سو گنا سے زیادہ پھل دیتے ہیں۔“

تمہارے پاس جو کچھ ہے اسے ضرور استعمال کرو

(لوقا ۸:۱۶-۱۸)

۲۱ پھر یسوع نے کہا، ”کیا تم جلتے چراغ کو کسی برتن کے اندر یا کسی پلنگ کے نیچے رکھو گے؟ نہیں بلکہ تم چراغ کو چراغ دان میں رکھتے ہو۔ ۲۲ ہر چیز جو چھپی ہوئی ہے صاف نظر آئے گی اور ہر چیز جو پُوشیدہ اور چھپی ہوئی ہو کھلی اور واضح ہو جائے گی۔ ۲۳ میری بات سننے والے توجہ سے سنو!

۲۴ ”تم جن باتوں کو سن رہے ہو غور سے سنو۔ تم جن ناپُوں سے ناپتے ہو انہی میں تم ناپے جاؤ گے تم نے جتنا دیا ہے اس سے بڑھ کر وہ دیں گے۔ ۲۵ جس کے پاس کُچھ ہے اس کو اور زیادہ دیا جائے گا۔ جس کے پاس کُچھ نہ ہو اس سے جو بھی ہے لے لیا جائے گا۔“

---

۱۰ یسعیاہ ۶:۹-۱۰

رسولوں یسوع نے اپنے لئے اِن خاص مددگاروں کو چُن لیا تھا۔

بوئے ہوئے دانے کی نسبت سے یسوع مسیح کی تمثیل

۲۶ پھر یسوع نے کہا، ”خُدا کی بادشاہت زمین میں تخم ریزی کرنے
والے آدمی کی مانند ہے۔ ۲۷ دانہ رات دن بڑھتا ہے کسان سو رہا ہو کہ
جاگتا ہو دانہ بڑھتے ہی رہتا ہے کسان نہیں جانتا کہ دانہ کس طرح بڑھتا
ہے۔ ۲۸ زمین پہلے پُودے کو پھر بالیوں کو اور اس کے بعد دانوں سے
بھری بالی کو خود بخود پیدا کرتی ہے۔ ۲۹ پھر کہا جب بالی میں دانہ پختہ
ہوتا ہے تو کسان فصل کاٹتا ہے ”اسکو فصل کاٹنے کا زمانہ کہتے ہیں۔“

خُداوند کی بادشاہت رائی کے دانے کی طرح ہے

(متّی ۱۳:۳۱-۳۲؛ ۳۴؛ لوقا ۱۳:۱۸-۱۹)

۳۰ پھر یسوع نے کہا، ”خُدا کی بادشاہت کے بارے میں وضاحت
کرنے کے لئے میں تم کو کونسی تمثیل دوں ؟ ۳۱ اس نے کہا خُدا کی
بادشاہت رائی کے دانہ کی مانند ہوتی ہے تم زمین میں جن دانوں کو بوتے
ہو ان میں رائی ایک بہت چھوٹا دانہ ہے۔ ۳۲ جب تم اس دانے کو
بوتے ہو تو وہ خوب بڑھتا ہے اور تمہارے باغ کے دیگر پیڑوں میں وہ
بہت بڑا ہوتا ہے۔اس کی بڑی بڑی شاخیں ہوتی ہیں۔ جنگل کے پرندے
وہاں آکر اپنے گھونسلے بناتے ہیں۔ اور سورج کی گرمی سے محفوظ ہوتے
ہیں۔“
۳۳ یسوع ایسے بے شمار تمثیلوں کے ذریعہ بہ آسانی سمجھ میں آنے
والی باتوں کی تعلیم دیتا رہا۔ ۳۴ یسوع ہمیشہ تمثیلوں کے ذریعہ لوگوں
کو تعلیم دیتا تھا لیکن جب اس کے شاگرد اس کے سامنے ہوتے تو ان کو وہ
سب کُچھ وضاحت کرکے سمجھاتا تھا۔

یسوع کے حکم کی تعمیل میں آندھی کی اطاعت گذاری

(متّی ۸: ۲۳-۲۷؛ لوقا ۸: ۲۲-۲۵)

۳۵ اس روز شام یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا، ”میرے ساتھ
آؤ جھیل کے اس کنارے جائیں گے۔“ ۳۶ یسوع اور ان کے شاگرد وہاں
کے لوگوں کو وہیں پر چھوڑ کر چلے گئے۔ جس کشتی میں بیٹھ کر یسوع تعلیم
دے رہا تھا وہی پر چلے گئے۔ ان کے لئے دُوسری بہت سی کشتیاں موجود
تھی۔ ۳۷ وہ جا ہی رہے تھے کہ جھیل پر بھیانک آندھی چلنی شروع
ہو گئی۔ اونچی اونچی لہریں کشتی سے ٹکرانے لگیں۔ کشتی تقریباً پانی سے بھر
گئی۔ ۳۸ یسوع کشتی کے پچھلے حصّہ میں تکیہ پر سر رکھ کر سو رہا تھا۔
شاگرد اس کے قریب جا کر اسے جگایا اس سے کہا، ”اے استاد! کیا تمہارا
ہم سے تعلق نہیں؟ ہم پانی میں ڈوبے جا رہے ہیں۔“
۳۹ یسوع نے نیند سے بیدار ہو کر آندھی اور لہروں کو حکم
دیا، ”پُر جوش نہ ہو خاموش رہو تب آندھی تھم گئی اور جھیل پر موت کا سا
سکوت چھا گیا۔ ۴۰ یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا، ”تم کیوں
گھبراتے ہو؟ کیا تم میں ابھی یقین پیدا نہیں ہوا۔“
۴۱ شاگرد خوف زدہ ہو گئے اور ایک دوسرے سے کہا، ”یہ کون ہو
سکتا ہے؟ ہوا اور پانی پر بھی اس کا تصّرف ہے۔“

بدرُوح سے متاثر آدمی کو نجات

(متّی ۸:۲۸-۳۴؛ لوقا ۸:۲۶-۳۹)

۵ یسوع اور اسکے شاگرد جھیل کے پار گراسینیوں کے ملک میں
گئے۔ ۲ یسوع جب کشتی سے باہر آیا تو دیکھا کہ ایک آدمی قبروں
سے نکل کر اس کے پاس آیا اس پر بدرُوح کے اثرات تھے۔ ۳ وہ قبروں
میں رہتا تھا اس کو باندھ رکھنا کسی کے لئے ممکن نہ تھا اس کو زنجیروں میں
جکڑ دینا بھی کوئی فائدہ مند ثابت نہ ہوا۔ ۴ لوگوں نے کئی مرتبہ اس کے
ہاتھ پیر باندھنے کے لئے زنجیروں کا استعمال کیا۔ لیکن وہ ان کو اکھاڑ
پھینک دیا۔ کسی میں اتنی قوّت نہیں تھی کہ اس کو قابو میں کرے۔ ۵ وہ
رات دن قبرستان میں قبروں کے اطراف اور پہاڑوں پر چلتا پھرتا تھا اور
چیختے ہوئے اپنے آپکو پتھروں سے کچل لیتا تھا۔
۶ یسوع اس سے بہت دور کا فاصلہ پر تھا اس شخص نے اُسے دیکھا اور
دوڑتے ہوئے جا کر اسکے سامنے دراز ہوا آداب بجا لایا اور سجدہ کیا۔ ۷-
۸ یسوع نے اس سے کہا، ”اے بدرُوح اس کے اندر سے تو باہر آجا“ اس
شخص نے اونچی آواز میں چلاّتے ہوئے کہا، ”اور عرض کیا اے یسوع سب
سے عظیم خُدا کا بیٹا مُجھ سے تو کیا چاہتا ہے؟ خُداوند کی قسم کھا کر کہتا
ہوں مُجھے تکلیف نہ دے۔“
۹ پھر یسوع نے اس سے پوچھا، ”تیرا نام کیا ہے“
اس نے جواب دیا ”میرا نام لشکر* ہے کیوں کہ مُجھ میں کئی بدروحیں
ہیں۔“
۱۰ اس آدمی کے اندر کی بدروحیں یسوع سے بار بار التجا کرنے لگیں
کہ اس علاقہ سے باہر نکالا نہ جائے۔ ۱۱ وہاں سے قریب پہاڑی پر سوّروں
کا ایک انبوہ چر رہا تھا۔ ۱۲ بدروحوں نے یہ کہتے ہوئے یسوع سے
معروضہ کیا کہ ”ہم سب کو سوّروں کے ساتھ بھیج دے۔ اور ہمیں ان میں
داخل ہونے کی اجازت دے۔“ ۱۳ جونہی ان کو یسوع سے اجازت ملی
تو وہ اس آدمی میں سے نکل کر سوّروں میں گھُس گئی۔ تب تمام سوّر پہاڑ
سے اتر کر جھیل میں گر کر ڈوب گئے۔ اس انبوہ میں کوئی دو ہزار سوّر تھے۔
۱۴ سوّر کی دیکھ بھال کرنے والے لوگ شہر میں آئے اور باغات میں
گئے اور لوگوں کو واقف کرایا۔ تب لوگ جو واقعہ پیش آیا اسکو دیکھنے کے

لشکر لشکر کے معنی ۵۰۰۰ ہزار فوجوں کا فوجی دستہ

لئے آئے۔ ۱۵ وہ یسوع کے پاس آئے انہوں نے دیکھا کہ ایک آدمی جو
مختلف بد رُوحوں سے متاثر تھا اور کپڑے پہنے ہوئے وہاں بیٹھا ہے۔ وہ
آدمی ہوش و حواس میں تھا وہ لوگ اس کو دیکھ کر ڈر گئے۔ ۱۶ بعض لوگ
وہاں موجود تھے اور یسوع نے جو کیا اُس کو دیکھا۔ اِن لوگوں نے دوسرے
لوگوں سے کہا کہ اس شخص کو جس کے اندر بدرُوحیں ہیں اُس کو کیا پیش
آیا۔ اور انہوں نے سوّروں کے بارے میں بھی کہا۔ ۱۷ تب لوگوں نے
یسوع کو اپنا ملک چھوڑ جانے کی گذارش کی۔

۱۸ جب یسوع وہاں سے جانے کے لئے کشتی میں سوار ہونے کی
تیاری کر رہا تھا تو اس وقت وہ آدمی جو بدرُوحوں سے نجات پائی تھی۔ یسوع
سے درخواست کی کہ میں بھی تیرے ساتھ چلوں گا۔ ۱۹ لیکن یسوع نے
اس کو اپنے ساتھ لے جانے سے انکار کر دیا اور کہا، ”تو اپنے گھر کو جا اور
اپنے دوستوں کے پاس جا۔ اور خُداوند نے تیرے ساتھ جو بھلائی کی ہے اور
اس نے تیرے ساتھ جو مہربانی کا سلوک کیا ہے ان کو بتا۔“ ۲۰ اس
وقت وہ وہاں سے چلا گیا اور یسوع نے اسکے ساتھ جو احسان کیا تھا اُسے اُس
نے دِکپُلس* کے لوگوں کو معلوم کرا دیا۔ تو وہ لوگ نہایت متعجب
ہوئے۔

مری ہوئی لڑکی کو زندگی دینا اور بیمار عورت کو شفایاب کرنا

(متّی ۹:۱۸-۲۶؛ لوقا ۸:۴۰-۵۶)

۲۱ یسوع دوبارہ کشتی میں جھیل کے اس پار کنارے پہنچا جھیل کے
کنارے بہت سارے لوگ اس کے اطراف جمع ہو گئے۔ ۲۲ یہودی
عبادت خانہ کا ایک عہدیدار وہاں آیا۔ اس کا نام یائر تھا اس نے یسوع کو
دیکھا اور اس کے سامنے گر کر سجدہ کیا اور بہت التجا کی۔ ۲۳ ”میری
چھوٹی بیٹی مر رہی ہے مہربانی کر کے تو آ اور تیرے ہاتھوں سے اس کو چھو
اس وقت وہ صحت پا کر زندہ ہو گی۔“

۲۴ یسوع عہدیدار کے ساتھ گیا۔ کئی لوگ یسوع کے پیچھے ہو لئے اور
وہ اس کے اطراف دھکا پیل کر رہے تھے۔

۲۵ ان لوگوں میں ایک عورت تھی جسے بارہ سال سے خون جاری
تھا۔ ۲۶ وہ بہت تکلیف میں مبتلا تھی۔ اس کو تکلیف سے نجات دلانے
بہت سے طبیبوں نے نہایت کوشش کی اس کے پاس جو روپیہ پیسہ تھا وہ
سب خرچ ہو گیا۔ اس کے باوجود وہ صحت نہ پائی۔ اس کا مرض بد تر ہو رہا
تھا۔ ۲۷ اس کو یسوع کے بارے میں معلوم ہوا اس لئے وہ لوگوں کی
بھیڑ میں پیچھے سے آکر اس کے چغے کو چھوئی۔ ۲۸ اس خاتون نے
سوچا کہ ”اس کا لباس چھونا کافی ہے میں صحت مند ہو جاؤں گی۔“
۲۹ چھوتے ہی اس کا جاری خون رُک گیا اپنی صحت یابی کا اسے احساس
ہوا۔ ۳۰ یسوع نے محسوس کیا کہ اس میں سے کُچھ قوّت چلی گئی ہے
احساس ہوا اور وہ وہیں پر ٹھہر کر پیچھے مڑ کر دیکھا اور پوچھا، ”میرے لباس
کو کس نے چُھوا ہے؟“

۳۱ شاگردوں نے کہا، ”تم دیکھتے ہو کہ مجمع تم پر ہر طرف سے گِرا
پڑ رہا ہے ایسے میں تم پُوچھ رہے ہو کہ مجھے کون چھوا ہے؟“

۳۲ اس نے چاروں طرف نگاہ کی تا کہ جس نے یہ کام کیا تھا اُسے
دیکھے۔ ۳۳ عورت کو معلوم تھا کہ اس کو شفاء ہو گئی ہے اس وجہ سے
وہ عورت کھڑی ہو کر ڈرتی ہوئی یسوع کے سامنے آئی اور سجدہ میں گر گئی اور
سارا حال سچ سچ بتا دیا۔ ۳۴ یسوع نے اس سے کہا، ”بیٹی تیرے عقیدہ
ہی کی وجہ سے تجھے شفا ہوئی ہے۔ اطمینان و تسلّی سے جا۔ اس کے بعد تجھے
اس بیماری کی کوئی تکلیف نہ ہو گی۔“

۳۵ یسوع وہاں پر اور باتیں کر ہی رہا تھا۔ اسی اثناء چند لوگ یہودی
عبادت خانہ کے عہدیدار یائر کے گھر سے آکر اس سے کہا، ”تیری بیٹی
مر گئی ہے۔ اب ناصح کو تکلیف دینے کی ضرورت نہیں ہے۔“

۳۶ لیکن یسوع ان کی باتوں پر توجہ دیئے بغیر یہودی عبادت خانہ
کے عہدیدار سے کہا، ”تو گھبرا مت صرف یقین و عقیدہ رکھ“

۳۷ یسوع اپنے ساتھ پطرس، یعقوب، اور یعقوب کے بھائی یوحنا کو
اپنے ساتھ آنے کی اجازت دی۔ ۳۸ یسوع اور یہ شاگرد یہودی عبادت
خانہ کے عہدیدار یائر کے گھر گئے۔ یسوع نے دیکھا کہ وہاں بہت سے لوگ
زور سے رو رہے ہیں۔ وہاں پر بہت زیادہ شور تھا۔ ۳۹ یسوع گھر میں
داخل ہوا اور ان لوگوں سے کہا، ”تم سب کیوں رو رہے ہو؟ اتنا شور کیوں
کر رہے ہو؟ یہ لڑکی مری نہیں بلکہ سوئی ہوئی ہے“ ۴۰ لیکن ان سب
لوگوں نے یسوع پر ہنسنا شروع کیا۔ یسوع نے ان تمام لوگوں کو گھر کے
باہر بھیجا اور کمرہ میں گیا اس لڑکی کے ماں باپ اور اپنے تینوں شاگردوں
کے ساتھ کمرے میں گیا۔ ۴۱ یسوع نے اس لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر اس سے
کہا، ”تلیتا قومی“ اس کے معنی ”اے چھوٹی لڑکی اٹھ جا میں تجھ سے کہہ رہا
ہوں“ ۴۲ فوراً لڑکی اٹھی اور چلنا شروع کر دیا۔ اس کی عمر تقریباً بارہ سال
تھی اس لڑکی کے والدین اور شاگرد بہت حیرت زدہ ہوئے۔ ۴۳ اس
واقعہ کو کسی سے بیان نہ کرنے کے لئے یسوع نے لڑکی کے والدین سے
سختی سے تاکید کرتے ہوئے اس لڑکی کو کھانا کھلانے کے لئے کہا۔

اپنی بستی کے لئے یسوع مسیح کا سفر

(متّی ۱۳:۵۳-۵۸؛ لوقا ۴:۱۶-۳۰)

۶ یسوع وہاں سے نکل کر اپنے وطن کو واپس ہوا۔ اس کے شاگرد بھی
اس کے ساتھ تھے۔ ۲ سبت کے دن یسوع یہودی عبادت خانہ

دِکپُلس دِکپُلس کے معنی دس گاؤں

میں تعلیم دی اسکا بیان سن کر کئی لوگوں نے تعجب کیا اور کہا، ”اس علم و
معرفت کو اُس نے کہاں سے سیکھا ہے؟ اس کو کس نے دیا؟ اور اس کو یہ
معجزے کی طاقت کہاں سے آئی؟ ۳ یہ تو صرف بڑھئی ہے۔ اس کی ماں
مریم ہے۔ یہ یعقوب، یوسیس، یہوداہ اور شمعون کا بھائی ہے اس کی بہنیں
یہاں ہمارے ساتھ ہیں۔“ ان لوگوں نے یسوع کو قبول نہیں کیا۔
۴ یسوع نے لوگوں سے کہا، ”دُوسرے لوگ تو نبی کی تعظیم کرتے
ہیں۔ لیکن نبی کو اپنے وطن میں اور اپنے خاص لوگوں میں اور اپنے ہی گھر
میں ہی عزت نہیں ملتی۔“ ۵ یسوع اس گاؤں میں زیادہ معجزے نہ کرسکا۔
اُس نے اپنے ہاتھوں کو چند بیماروں کے اوپر رکھ کر انکو تندرست کیا۔ اس
کے علاوہ اس نے کوئی معجزہ نہیں کیا۔ ۶ ان لوگوں میں عقیدہ کی پختگی کو
نہ پاکر یسوع کو حیرت ہوئی۔ تب یسوع نے ان علاقوں کے مختلف
قریوں میں جاکر لوگوں کو تعلیم دی۔

یسوع اپنے رسُولوں کو مقصد پر بھیجتا ہے

(متّی ۱۰:۱، ۵-۱۵؛ لوقا ۹:۱-۶)

۷ یسوع بارہ حواریوں کو ایکساتھ بلا کر ان کی دو دو کی جوڑی بنا کر باہر
بھیج دیا یسوع بد رُوحوں کو قبضہ میں رکھنے کا اختیار ان کو دے دیا۔ ۸ یسوع
نے ان سے کہا، ”تم سفر پر نکلنے کے لئے اپنے ساتھ لاٹھی کے سوا اور کوئی
چیز نہ لینا۔ نہ توشہ اور ساتھ کوئی تھیلی اور نہ تمہارے جیبوں میں کوئی پیسے
رہیں۔ ۹ جوتیاں پہنو اور تم جس لباس کو پہنے ہو بس وہی کافی ہے۔
۱۰ جب تم کسی گھر میں داخل ہو تو اس گاؤں کو چھوڑنے تک تم اس گھر
میں رہو۔ ۱۱ جس گاؤں میں تم کو قبول نہ کریں اور تمہاری تعلیمات کو
سننے سے انکار کریں وہاں تمہارے پیروں کی دھول اور گرد کو جھاڑدو اور اس
گاؤں کو چھوڑدو۔ یہ بات ان کے لئے انتباہ کی ہوگی۔“
۱۲ شاگرد وہاں سے نکل کر دیگر مقاموں کو گئے اور لوگوں میں تبلیغ
کی اور کہا کہ اپنے گناہوں سے توبہ کرو۔ ۱۳ بد رُوحوں سے متاثر بے
شمار لوگوں کو شاگردوں نے صحت بخشی اور کئی بیماروں کو تیل مل کر
صحت یاب کئے۔

ہیرودیس کا سوچنا کہ یسوع بپتسمہ دینے والا یوحنا ہے

(متّی ۱۴:۱-۱۲؛ لوقا ۹:۷-۹)

۱۴ یسوع اب مشہور ہو چکا تھا ہیرودیس بادشاہ کو اس کے مطلق
معلوم ہوا چند لوگوں نے کہا، ”وہ یوحنا بپتسمہ دینے والا، یہ پھر دوبارہ جی اٹھا
ہے۔ اسی وجہ سے وہ معجزے بتانے کے لائق ہے۔“
۱۵ پھر چند لوگوں نے کہا، ”یہ ایلیاہ ہے“
اور دُوسرے لوگوں نے کہا، ”یسوع ایک نبی ہے نبیوں کی طرح یہ
بھی ایک ہے جو پہلے گذر چکے ہیں۔“
۱۶ ہیرودیس بادشاہ نے یسوع کے بارے میں لوگوں سے کہی جانے
والی ان تمام باتوں کو سنا اور کہا، ”یوحنا جس کا سر میں نے کٹوا دیا ہے
کیا وہ اب پھر زندہ ہو کر آیا ہے؟“

بپتسمہ دینے والا یوحنا کے قتل کئے جانے کی قسم

۱۷ خود ہیرودیس بادشاہ نے یوحنا کو قید کرنے کے لئے اپنے
سپاہیوں کو حکم دیا تھا اس لئے وہ یوحنا کو قید میں ڈال دیا۔ ہیرودیس نے
اپنی بیوی ہیرودیاس کو خوش کرنے کے لئے ایسا کیا۔ ہیرودیاس ہیرودیس
کے بھائی فلپس کی بیوی تھی۔ لیکن بعد میں ہیرودیس نے ہیرودیاس سے
شادی کرلی۔ ۱۸ یوحنا نے جو ہیرودیس سے کہا تھا، ”یہ تیرے لئے صحیح
نہیں ہے کہ تو اپنے بھائی کی بیوی سے شادی کرے۔ ۱۹ اسی وجہ سے
ہیرودیاس یوحنا سے نفرت کرنے لگی۔ اور اس کو قتل کروانا چاہا۔
۲۰ لیکن وہ ایسا کر نہ سکی۔ ہیرودیس یوحنا کو قتل کرانے کے لئے خوف
زدہ ہوا لوگوں نے یوحنا کو مُقدّس آدمی، نیک اور شریف آدمی سمجھتے تھے یہ
بات ہیرودیس کو معلوم تھی۔ اسی وجہ سے ہیرودیس نے یوحنا کی حفاظت
کی۔ ہیرودیس جب یوحنا کی تبلیغ سنتا تھا تو بے چین ہوجاتا تھا۔ اس کے
باوجود اس کی تعلیمات کو وہ پُورے اطمینان اور خُوشی سے سنتا تھا۔
۲۱ ایک مرتبہ یوحنا کو مار ڈالنے کا سنہرہ موقع ہیرودیاس کو ملا۔ اس
دن ہیرودیس کی سالگرہ کا دن تھا۔ ہیرودیس حکومت کے اہم عہدیداروں کو
اور فوج کے سپہ سالار کو اور گلیل کے قائدین کو کھانے کی دعوت پر مدعو کیا
تھا۔ ۲۲ ہیرودیاس کی بیٹی اس کھانے کی دعوت میں آکر رقص کرنے
لگی۔ ہیرودیس اور اس کے ساتھ کھانا کھانے والوں کو بہت خُوشی ہوئی۔
اس وقت بادشاہ ہیرودِیس نے اس لڑکی سے وعدہ کیا اور کہا، ”تجھے جو
مانگنا ہے وہ مانگ لے میں تجھے عطا کروں گا۔“ ۲۳ پھر اس نے وعدہ
لے کر کہا: اگر میری سلطنت سے آدھی سلطنت کا مطالبہ بھی کرے تو میں
تُجھے دوں گا۔“
۲۴ لڑکی نے اپنی ماں کے پاس جاکر پوچھا، ”میں کیا پُوچھوں؟“
اس کی ماں نے کہا بپتسمہ دینے والے یوحنا کا سر مانگ۔“
۲۵ وہ لڑکی تیزی سے بادشاہ کے پاس گئی اور کہا، ”بپتسمہ دینے
والے یوحنا کا سر ایک طبق میں اسی وقت دے۔“
۲۶ ہیرودیس بہت رنجیدہ ہوا لیکن اس نے لڑکی سے وعدہ کیا تھا کہ
وہ جو بھی مانگے گی اس کو دیا جائے گا سب لوگ جو ہیرودیس کے ساتھ کھانا کھا
رہے تھے انہوں نے بھی سنا۔ اس لئے اس نے انکار کرنا مناسب نہ سمجھا۔

۲۷ بادشاہ ہیرودیس یوحنا کا سر کاٹ کر لانے کے لئے ایک سپاہی کو
روانہ کیا اور قید خانہ میں یوحنا کا سر کاٹ کر۔ ۲۸ طبق میں رکھ کر لایا اور
اس لڑکی کو دیا۔اس نے اس سر کو اپنی ماں کو دیا۔ ۲۹ اس واقعہ کو
یوحنا کے شاگردوں نے جان لیا وہ آکر یوحنا کا جسم لے گئے اور اسکو ایک قبر
میں رکھ دیا۔

یسوع کا پانچ ہزار سے زیادہ لوگوں کو غذا کی تقسیم

(متّی ۱۴: ۱۳-۲۱؛ لوقا ۹: ۱۰-۱۷؛ یوحنا ۶: ۱-۱۴)

۳۰ یسوع نے جن رسولوں کو تبلیغ کرنے کے لئے بھیجا تھا وہ واپس
آئے اور جو کُچھ انہوں نے کہا ان واقعات کو سنایا۔ ۳۱ یسوع اور اس کے
شاگرد ایک ایسی جگہ تھے۔ جہاں بے حساب لوگ آتے جاتے تھے۔ اور اس
کے شاگردوں کو کھانے تک کے لئے وقت نہ رہتا تھا۔ یسوع نے اپنے
شاگردوں سے کہا، ”میرے ساتھ چلو ہم پر سکون جگہ پر جا کر تھوڑا آرام
کریں گے۔“

۳۲ پس یسوع اور اس کے شاگرد کشتی پر سوار ہوئے اور ایسی جگہ
گئے جہاں لوگ نہیں تھے۔ ۳۳ ان کو جاتے ہوئے کئی لوگوں نے
دیکھا انہیں معلوم تھا کہ وہ یسوع ہی تھا۔ اس وجہ سے لوگ تمام قریوں سے
اس جگہ آکر اس کے وہاں آنے سے پہلے ہی وہ موجود تھے۔

۳۴ یسوع جب وہاں آیا تو دیکھا کہ بہت سے لوگ اس کے انتظار میں
ہیں۔ وہ چرواہے کے بغیر بکریوں کی طرح رہنے والوں کو دیکھ کر دکھی ہوا
اور ان کو کئی باتوں کی تعلیم دی۔

۳۵ پہلے ہی دیر ہو چکی تھی۔ یسوع کے شاگرد اس کے قریب آئے
اور اس سے کہا، ”کوئی بھی شخص اس جگہ بسر نہیں کرتا۔ اور بہت دیر
ہو چکی ہے۔ ۳۶ اسی لئے لوگوں کو بھیج دو۔ انہیں اس جگہ اطراف والے
باغات کو اور شہروں کو بھیجدو تا کہ کھانے کے لئے کُچھ خریدیں۔“

۳۷ لیکن یسوع نے کہا، ”تم انہیں کو تھوڑا سا کھانا دے دو“
شاگردوں نے یسوع سے کہا، ”ان لوگوں کے لئے ہم حسب ضرورت
روٹی کہاں سے لائیں۔ ہمیں اس کے لئے کم از کم دو سو دینار* چاہئے جس
سے انہیں مطلوب غذا پہونچے۔“

۳۸ یسوع نے شاگردوں سے کہا، ”تمہارے پاس کتنی روٹیاں
ہیں؟ جاؤ اور دیکھو“
شاگردوں نے جا کر گنا اور واپس آئے اور کہا، ”ہمارے پاس پانچ
روٹیاں اور دو مچھلیاں ہیں۔“

۳۹ تب یسوع نے شاگردوں سے کہا، ”ہری گھاس پر لوگوں سے
کہو کہ قطار باندھ کر بیٹھ جائیں۔“ ۴۰ لوگ قطاریں بنا کر گروہ کی شکل
میں بیٹھ گئے۔ ہر ایک قطار میں پچاس سے سو تک لوگ تھے۔ ۴۱ یسوع
نے پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں نکال کر آسمان کی طرف دیکھا روٹی کے لئے
خُدا کا شکریہ ادا کیا اس کے بعد روٹیوں کو توڑ کر شاگردوں کو دیں اور ہدایت
کی کہ اس کو لوگوں میں بانٹ دیں۔ اسی طرح دونوں مچھلیوں کو ٹکڑے
کر کے لوگوں میں تقسیم کرنے اپنے شاگردوں کو دیا۔ ۴۲ تمام لوگ سیر
ہو کر کھائے۔ ۴۳ اس کے بعد لوگ جو پُوری روٹیاں کھا نہ سکے بچی ہوئی
روٹیاں اور مچھلیوں کو شاگردوں نے جب ایک جگہ جمع کیا تو ان سے بارہ
ٹوکریاں بھر گئیں۔ ۴۴ وہاں تقریباً پانچ ہزار لوگوں نے کھانا کھایا۔

یسوع کا پانی پر چلنا

(متّی ۱۴: ۲۲-۳۳؛ یوحنا ۶: ۱۵-۲۱)

۴۵ تب یسوع نے اپنے شاگردوں کو کشتی میں سوار ہونے کے لئے
کہا۔ یسوع نے ہدایت کی کہ وہ جھیل کے اس کنارے پر بیت صیدا جائیں
اور کہا تھوڑی دیر بعد وہ آئے گا۔ یسوع وہاں رُک گیا تا کہ لوگوں کو گھر
جانے کے لئے سمجھایا جائے۔ ۴۶ یسوع لوگوں کو رخصت کرنے کے بعد
پہاڑ پر گیا تا کہ عبادت کی جائے۔

۴۷ اس رات کشتی جھیل کے بیچ میں تھی یسوع اکیلا ہی زمین پر تھا۔
۴۸ یسوع نے کشتی کو دیکھا جو جھیل میں بہت دور تھی اور وہ شاگرد اس
کو کنارے پر پہنچانے کے لئے سخت جدّو جہد کر رہے تھے۔ ہوا ان کے
مخالف سمت میں چل رہی تھی صبح کے تین سے چھ بجے کے درمیان یسوع
پانی پر چلتے ہوئے کشتی کے قریب آکر ان سے آگے نکل جانا چاہا۔
۴۹ لیکن پانی پر چلتے ہوئے جب اس کے شاگردوں نے اسے دیکھا تو اسے
بھوت سمجھا اور مارے خوف کے چلانے لگے۔ ۵۰ تمام شاگردوں نے
جب یسوع کو دیکھا تو بہت گھبرائے۔لیکن یسوع نے ان سے باتیں کی اور
کہا، ”فکر مت کرو! یہ میں ہی ہوں! گھبراؤ مت۔“ ۵۱ پھر یسوع اس
کشتی میں ان کے ساتھ سوار ہوا تب ہوا رک گئی شاگردوں کو حیرت ہوئی۔
۵۲ پانچ روٹیوں سے پانچ ہزار لوگوں کے کھانے کا واقعہ کو دیکھ چکے تھے
لیکن اب تک اس کے معنی سمجھ نہ سکے۔ان کے ذہن بند ہو گئے تھے۔

یسوع کئی لوگوں کو شفاء بخشتا ہے

(متّی ۱۴: ۳۴-۳۶)

۵۳ یسوع کے شاگرد جھیل پار کر کے گنیسّرت گاؤں کو آئے اور
کشتی جھیل کے کنارے باندھ دی۔ ۵۴ وہ جب کشتی سے باہر آئے تو

دو سو دینار دوسو دینار ایک آدمی کو ملنے والی سالانہ آمدنی کے برابر، دینار دینار مساوی ایک آدمی کے روز کی مزدوری۔

لوگوں نے یسوع کو پہچان لیا۔ ۵۵ یسوع کی آمد کی اطلاع دی۔ اس علاقے
میں رہنے والے سبھی لوگ دوڑنے لگے جہاں بھی لوگوں نے سنا کہ یسوع آیا
ہے تو لوگ بیماروں کو بستروں سمیت لا رہے تھے۔ ۵۶ یسوع اس
علاقے کے شہروں گاؤں اور باغات کو گیا وہ جس طرف جاتا تھا لوگ بازاروں
میں بیماروں کو بلالاتے تھے اور وہ یسوع سے گذارش کرتے تھے کہ ان کو
اسکے چغہ کے دامن کو چھونے کا موقعہ دے۔ وہ تمام لوگ جنہوں نے اس
کے چغہ کو چھوا تھا وہ تندرست ہوگئے۔

خُدا کی مذہبی کتاب اور لوگوں کے اپنے بنائے ہوئے اصول

(متّی ۱۵:۱-۲۰)

۷ چند فریسی اور کُچھ شریعت کے معلّمین یروشلم سے آئے وہ یسوع
کے اطراف جمع ہوئے۔ ۲ فریسیوں اور شریعت کے معلّمین
نے دیکھا کہ یسوع کے چند شاگرد اپنے ہاتھوں کو دھوئے بغیر ”گندے
ہاتھوں“ سے کھانا کھاتے ہیں۔ ۳ فریسیوں اور دُوسرے تمام یہودی
لوگوں نے ایک خاص طریقے سے ہاتھوں کو دھوئے بغیر کھانا نہ کھاتے تھے
اپنے آباءواجداد سے آئے ہوئے اصولوں کی تعمیل وہ کرتے تھے۔ ۴ جب
بازار میں وہ کسی بھی چیز کو خریدتے تو بطور خاص اس کو دھوئے بغیر ہر گز
نہیں کھاتے تھے۔ لوٹا کٹورہ، برتن وغیرہ دھونے کے وقت بھی وہ اپنے
بڑوں سے آئے ہوئے اصولوں کی پابندی کرتے تھے۔

۵ فریسیوں اور شریعت کے معلّمین نے یسوع سے پوچھا،
”ہمارے بزرگوں کے رواج کو توڑتے ہوئے تیرے شاگرد گندے ہاتھوں
سے کھانا کیوں کھاتے ہیں؟“

۶ یسوع نے کہا، ”تم سب ریا کار ہو۔ تمہارے بارے میں یسعیاہ نے
بہت خوب کہا ہے۔

میری تعظیم کرتے ہوئے یہ لوگ کہتے ہیں لیکن ان کے دِل مُجھ سے
دور ہیں۔
۷ اور میری عبادت کرنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے بے کار ہے
کیوں کہ وہ انسانی اصول ہی کی یہ تعلیم دیتے ہیں

یسعیاہ ۲۹:۱۳

۸ اس نے کہا تم نے خدا کے حکم کو رد کیا۔ لیکن لوگوں کی تعلیمات
کی پیروی کر رہے ہو۔“

۹ تب یسوع نے ان سے کہا، ”بڑی چالاکی سے خُداوند کے احکامات کا
انکار کرتے ہو اور اپنی تعلیمات کی تعمیل کرتے ہو۔ ۱۰ موسیٰ نے کہا تھا
تمہیں چاہئے کہ تمہارے ماں باپ کی تعظیم کریں۔* کوئی بھی شخص اپنے
ماں باپ کو بُرا بھلا کہا تو اسکو موت کی سزا ہونی چاہئے۔* ۱۱ لیکن تم
کہتے ہو کوئی بھی اپنے ماں باپ سے یہ کہہ سکتا ہے ”میرے پاس کُچھ تھا
جس سے میں تمہاری مدد کرسکتا ہوں مگر میں یہ تحفتہً خُدا کے لئے رکھ چکا
ہوں۔ ۱۲ اس طرح اس کو اجازت نہیں کہ اپنے ماں باپ کے لئے کُچھ
کرسکے۔ ۱۳ اس لئے تم تعلیم دیتے ہو خُدا کے احکامات کی تعمیل اہم
نہیں تم سوچتے ہو کہ تم جن رُوحوں کی تعلیم لوگوں کو دیتے ہو اس کا بجا لانا
ضروری ہے۔“

۱۴ یسوع مسیح نے پھر دوبارہ لوگوں کو اپنے پاس بلا کر کہا، ”میں
بھی کہہ رہا ہوں اس کو تم سب سنو اور اس کو سمجھو۔ ۱۵ کوئی چیز ایسی
نہیں ہے جو کہ باہر سے انسان میں اندر داخل ہو کر اس کو گندہ اور ناپاک کر
دیتی ہو اور اس نے کہا مگر ایک آدمی کو اس کے اندر سے آنے والے
معاملات و ارادے ہی انسان کو گندے اور ناپاک بنادیتے ہیں۔“ ۱۶*
۱۷ پھر یسوع نے لوگوں کو وہیں پر چھوڑا اور گھر میں چلا گیا شاگردوں
نے اس تمثیل کی بابت اس سے پُوچھا۔ ۱۸ یسوع نے جواب دیا، ”کیا
دُوسروں کی طرح تم کو یہ سمجھ میں نہیں آتا؟ ایک آدمی کے اندر جانے والی
کوئی چیز بھی کسی کو گندہ اور ناپاک نہیں کرتی کیا یہ بات تمہیں معلوم
نہیں۔ ۱۹ اس نے کہا کہ غذا کسی بھی انسانی جسم میں پیٹ کے اندر کے
حصّہ میں داخل ہوتی ہے نہ کہ قلب میں۔ اس کے بعد وہ ایک نالی کے ذریعہ
وہاں سے باہر نکل جاتی ہے۔“ اس طرح کھائی جانے والی کوئی بھی غذا
گندی اور ناپاک نہیں ہوتی۔

۲۰ اس کے علاوہ یسوع نے ان سے کہا، ”ایک آدمی سے باہر آنے
والے ارادے ہی اُس کو گندہ اور ناپاک بناتے ہیں۔ ۲۱ ایک آدمی کے
باطن میں یہ ساری بُری چیزیں آدمی کے اندر سے شروع ہوتی ہیں، دماغ
میں بُرے خیالات بدکاریاں، چوری اور قتل، ۲۲ زنا کاری پیسوں کی
حرص، برائی، دھوکہ، ریاکاری، حسد، چغلخوری، غرور اور بے وقوفی۔
۲۳ تمام خراب چیزیں بُرے خیالات و خراب باتیں انسان کے اندر
سے آکر آدمی کو گندہ اور ناپاک بناتی ہیں۔“

غیر یہودی عورت کے لئے یسوع کی مدد

(متّی ۱۵:۲۱-۲۸)

۲۴ یسوع اس جگہ کو چھوڑ کر تائیر کے شہر کے اطراف و اکناف

تمہارے ... تعظیم کریں خروج ۲۰:۱۲ استثناء ۵:۱۶
کوئی بھی ... ہونی چاہئے خروج ۲۱:۱۷
آیت ۱۶ تھوڑے یونان صحیفوں میں آیت ۱۶ کو جوڑا گیا ہے ”تُم لوگ جو میں
کہتا ہوں سُنو۔“

والے علاقوں میں گیا یسوع وہاں ایک مکان میں گیا- اس کی خواہش تھی کہ
وہ جس مقام پر رہے گا وہاں کہ لوگوں کو اس کے موجود ہونے کا علم نہ ہو-
اس کے باوجود بھی اسکو چھپ کر رہنا ممکن نہ ہوا- ۲۵ جلد ہی ایک
عورت کو معلوم ہوا کہ یسوع وہاں ہے- اس کی چھوٹی بیٹی کو بدرُوح کے
اثرات ہوئے تھے- اس وجہ سے وہ عورت یسوع کے پاس آئی اور اُس کے
قدموں پر گر کر اُس نے سجدہ کیا- ۲۶ وہ سیریا کے علاقہ فینیکی میں پیدا
ہوئی تھی وہ یونانی تھی- اس نے یسوع سے معروضہ کیا کہ اس کی بیٹی پر جو
بدرُوح کے اثرات ہیں- اس کو وہ باہر نکال دے-
۲۷ یسوع نے اس عورت سے کہا، ”لڑکوں کو دی جانے والی روٹی
کتّوں کے سامنے ڈال دینا مناسب نہیں- اور اپنی پسند کی غذا بچّوں کو پہلے
کھانے دیں-“
۲۸ عورت نے جواب دیا، ”خُداوند یہ سچ ہے- لیکن بچّوں سے
کھائے بغیر بچّے ہوئے روٹی کے ٹکڑے میز کے نیچے رہنے والے کتّے تو کھا
سکتے ہیں-“
۲۹ اس وقت یسوع نے اس عورت سے کہا،” تو نے بہت ہی
اچھا جواب دیا جا تیری بیٹی پر سے بدرُوح کا سایہ دور ہو گیا ہے-“
۳۰ وہ عورت جب اپنے گھر گئی تو کیا دیکھتی ہے کہ اپنی لڑکی بستر
پر سوئی ہوئی ہے اور اس پر سے بدروح کے اثرات دور ہو گئے ہیں

بہرے کی شفایابی

۳۱ پھر یسوع تائیر شہر کے اس علاقے کو چھوڑ کر صیدا شہر کی راہ
سے دکپلس کے علاقے سے گذرتے ہوئے گلیل کی جھیل کو پہنچا-
۳۲ جب وہ وہاں تھا تو لوگوں نے ایک بہرے اور ہکلے کو بلا لائے اور
یسوع سے معروضہ کیا کہ اس پر ہاتھ پھیر کر اس کو تندرستی دیں-
۳۳ یسوع نے اس کو بھیڑ میں سے الگ لے گیا اور اپنی انگلیاں
اس کے کانوں میں ڈالیں اور تھوک کر اس کی زبان کو چھوا- ۳۴ پھر
آسمان کی طرف دیکھ کر آہ بھری اور کہا، ”افتح“ افتح یعنی ”کھل جا“
۳۵ اسی وقت اس کے کان کھل گئے- زبان لچکدار ہوئی اور وہ بالکل صاف
اور واضح بات کرنے لگا-
۳۶ یسوع نے لوگوں کو سختی سے حکم دیا کہ وہ کسی سے اس واقعہ کو
نہ بتائیں اپنے بارے میں کسی کو معلوم نہ ہونے پائے کہ یسوع لوگوں کو
ہدایت کرتا تھا- اس کے باوجود لوگ اس کے بارے میں اور زیادہ تشہیر
کرتے- ۳۷ لوگوں نے بہت حیرت زدہ ہو کر کہا، ”یسوع ہر چیز اچھے
انداز سے کرتا ہے وہ بہرے لوگوں کو سننے کے قابل بناتا ہے اور گونگوں
کو بات کرنے کے-“

یسوع کا چار ہزار لوگوں سے زیادہ لوگوں کو غذا تقسیم

(متّی ۱۵: ۳۲-۳۹)

۸ ایک اور موقع پر یسوع کے ساتھ کئی لوگ تھے- ان کے پاس
کھانے کو کُچھ نہ تھا- یسوع نے اپنے شاگردوں کو بلایا اور کہا-
۲ ”میں ان لوگوں پر بہت ترس کھاتا ہوں یہ تین دنوں سے میرے ساتھ
ہیں ان کے پاس کھانے کے لئے کُچھ بھی نہیں ہے- ۳ اور کہا کہ یہ کُچھ
کھائے بغیر گھر کے لئے سفر شروع کریں تو راستے میں نڈھال ہو جائیں
گے- ان لوگوں میں بعض وہ ہیں جو بہت دور سے آئے ہیں-“
۴ شاگردوں نے جواب دیا، ”یہاں سے قریب کوئی گاؤں نہیں
ہے- ان لوگوں کے لئے ہم اتنی روٹیاں کہاں سے فراہم کریں کہ جو سب
کے لئے کافی ہوں-“
۵ یسوع نے ان سے پوچھا، ”تمہارے پاس کتنی روٹیاں ہیں؟“
شاگردوں نے جواب دیا، ”ہمارے پاس سات روٹیاں ہیں-“
۶ یسوع نے اُن لوگوں کو زمین پر بیٹھنے کے لئے کہا- اس کے بعد ان
سات روٹیوں کو لے کر اور خُدا کا شکر کر کے ان کو توڑ کر اپنے شاگردوں کو
دیا،” اُن لوگوں میں تقسیم کردے- شاگردوں نے ایسا ہی کیا-
۷ شاگردوں کے پاس چند چھوٹی مچھلیاں تھیں- یسوع نے ان مچھلیوں کے
لئے خُدا کا شکر ادا کر کے اُن لوگوں میں بانٹ دینے کے لئے شاگردوں کو
ہدایت دی- ۸ تمام لوگ کھانے سے سیر ہوئے- اس کے بعد جب
شاگردوں نے کھانے کے بعد بچّے ہوئے تمام ٹکڑوں کو جمع کیا تو اس سے
سات ٹوکریاں بھر گئیں- ۹ وہاں کھانا کھانے والوں میں کوئی چار ہزار مرد
آدمی تھے جب وہ کھانے سے فارغ ہوئے تو یسوع نے ان کو بھیج دیا-
۱۰ پھر اس نے اپنے شاگردوں کے ساتھ کشتی میں سوار ہو کر دلمنوتہ کے
علاقہ میں گیا-

فریسیوں کا یسوع کو آزمانے کی کوشش

(متّی ۱۶: ۱-۴)

۱۱ فریسی یسوع کے نزدیک آکر اس کو آزمانے کے لئے اس سے
مختلف سوالات کرنے لگے- انہوں نے یسوع سے پوچھا، ”اگر تو خُدا کی
طرف سے بھیجا گیا ہے تو کوئی آسمانی نشانی بتا یا معجزہ کر؟ ۱۲ تب
یسوع نے گہری سانس لے کر ان سے کہا، ”تم لوگ معجزہ کو کیوں پُوچھتے
ہو؟ میں تم سے سچ کہتا ہوں تمہیں کوئی آسمانی نشانی دکھائی نہیں جائے
گی-“ ۱۳ ادھر یسوع فریسیوں کے پاس سے نکل کر کشتی کے ذریعہ
جھیل کے اس پار دوبارہ چلا گیا-

یہودی قائد کے بارے میں یسوع کی ہدایت و تاکید

(متّی ۱۶:۵-۱۲)

۱۴ شاگردوں کے پاس کشتی میں صرف ایک ہی روٹی تھی وہ زیادہ
روٹیاں لانا بھول گئے تھے۔ ۱۵ یسوع نے ان کو تاکید کی "ہوشیار
رہو فریسی اور ہیرودیس کی خمیر کے بارے میں خبر دار رہو۔"
۱۶ شاگرد اس بات پر گفتگو اور بحث کرنے لگے اور سوچا کہ "ہمارے
پاس روٹی نہ ہونے کی وجہ سے اس نے ایسا کہا ہے۔"
۱۷ یسوع کو معلوم ہو گیا کہ شاگرد اُس بارے میں باتیں کر رہے
ہیں۔اس وجہ سے اس نے ان سے کہا، "روٹی کے نہ ہونے پر تم گفتگو
کیوں کرتے ہو؟ کیا تم دیکھ نہیں سکتے کیا تمہیں سمجھ میں نہیں آتا؟ کیا
تمہارے دل ایسے سخت ہو گئے ہیں؟ ۱۸ اگرچہ کہ تم آنکھیں رکھتے ہو
دیکھ نہیں سکتے اور تم کان رکھتے ہو سن نہیں سکتے اس سے قبل ایک مرتبہ
جبکہ ہمارے پاس زیادہ مقدار میں روٹیاں نہ تھیں تو میں نے اس وقت کیا
کیا تھا یاد کرو؟ ۱۹ میں نے پانچ ہزار آدمیوں کے لئے پانچ روٹیاں توڑ کر
تمہیں دی تھیں کیا تمہیں یاد نہیں کھانے کے بعد بچی ہوئی روٹیوں
کے ٹکڑوں کو کتنی ٹوکریوں میں بھر دیا گیا تھا۔"

ان شاگردوں نے جواب دیا، "ہم نے ان کو بارہ ٹوکریوں میں بھر دیا
تھا۔"

۲۰ "میں نے چار ہزار لوگوں کے لئے سات روٹیاں توڑ کر دی
تھیں یاد کرو۔ وہ کھانے کے بعد بچے ہوئے روٹیوں کے ٹکڑے تم نے
کتنی ٹوکریوں میں بھر دیا تھا؟"
اور کیا یہ بات تمہیں یاد نہیں ہے" اس پر شاگردوں نے جواب دیا،
"ہم سات ٹوکریاں بھر دیئے تھے۔" ۲۱ یسوع نے ان سے پوچھا، "میں
نے جن کاموں کو انجام دیا ہے تم ان کو یاد رکھے ہو اس کے باوجود کیا تم
ان کو نہیں سمجھتے؟"

بیت صیدا میں ایک اندھے کو بینائی دینا

۲۲ یسوع اور اس کے شاگرد بیت صیدا کو آئے۔ چند لوگوں نے
یسوع کے پاس ایک اندھے کو لائے اور یسوع سے گذارش کرنے لگے کہ
اس اندھے کو چھوئے۔ ۲۳ تب یسوع اس اندھے کا ہاتھ پکڑ کر اس کو
گاؤں کے باہر لے گیا۔ پھر یسوع نے اس کی آنکھوں میں تھوکا اور اس پر
اپنا ہاتھ رکھ کر پوچھا، "کیا تو اب دیکھ سکتا ہے؟"
۲۴ اُس اندھے نے سر اٹھایا اور کہا، "ہاں میں لوگوں کو دیکھ سکتا
ہوں وہ درختوں کی مانند دکھائی دیتے ہیں جو اطراف چل پھر رہے ہیں۔"
۲۵ یسوع نے اپنا ہاتھ پھر دوبارہ اندھے کی آنکھوں پر رکھا تب اُس
نے اپنی آنکھوں کو پُوری طرح کھولا۔ اس کی آنکھیں اچھی ہو گئیں وہ ہر چیز
کو صاف دیکھنے لگا۔ ۲۶ یسوع نے اس کو یہ کہہ کر بھیج دیا کہ تو سیدھا
اپنے گھر کو چلا جا۔ "اور گاؤں نہ جانا۔"

پطرس کا اعلان کہ یسوع ہی مسیح ہے

(متّی ۱۶:۱۳-۲۰؛ لوقا ۹:۱۸-۲۱)

۲۷ یسوع اور اس کے شاگرد قیصریہ فلپّی کے گاؤں میں چلے گئے۔
دوران سفر یسوع نے ان سے پُوچھا "میرے بارے میں لوگ کیا کہتے
ہیں؟"
۲۸ شاگردوں نے جواب دیا، "بعض لوگ تُجھے بپتسمہ دینے والا یوحنا
کہتے ہیں اور دیگر لوگ ایلیاہ اور کُچھ لوگ تجھے نبیوں میں سے ایک کہتے
ہیں۔"
۲۹ یسوع نے ان سے پوچھا، "میرے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟"
پطرس نے جواب دیا "تو مسیح ہے"
۳۰ یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا، "میں کون ہوں کسی سے نہ
بتانا۔"

یسوع کا اعلان کہ اُسے ضرور مرنا ہے

(متّی ۱۶:۲۱-۲۸؛ لوقا ۹:۲۲-۲۷)

۳۱ تب یسوع اپنے شاگردوں کو نصیحت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ
"ابن آدم کو بہت سی تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ یہودی بزرگ
قائدین کاہنوں کے رہنما اور شریعت کے معلّمین ابن آدم کو قتل کریں
گے لیکن تیسرے دن وہ موت سے زندہ اٹھ آئے گا۔ ۳۲ آئندہ پیش
آنے والے سارے واقعات کو یسوع نے ان سے کہا اور اُس نے کسی بات
کو راز میں نہیں رکھا۔ پطرس یسوع کو تھوڑی دور لے گیا اور اس بات پر
احتجاج کیا کہ "تو کسی سے ایسا نہ کہنا۔" ۳۳ تب یسوع نے اپنے
شاگردوں کی طرف دیکھ کر پطرس کو ڈانٹ دیا کہ "اے شیطان میری
نظروں سے دور ہو جا! تیرا انداز فکر لوگوں جیسا ہے خدا کے جیسا نہیں!"
۳۴ پھر یسوع نے لوگوں کو اپنے پاس بلایا۔ اس کے شاگرد وہاں پر
موجود تھے۔ یسوع نے ان سے کہا، "اگر کوئی چاہتا ہے کہ وہ میری پیروی
کرے تو وہ اپنے آپ کو نفی کے مقام پر لائے اور اپنی صلیب کو اٹھائے ہو
ئے میری پیروی میں لگ جائے۔ ۳۵ وہ جو اپنی جان بچانا چاہتا ہے وہ
اس کو کھو دے گا جو میری اور اس خُوش خبری کی خاطر اپنی جان دیتا ہے
اس کی حفاظت کرے گا۔ ۳۶ ایک آدمی جو ساری دُنیا کا مالک تو ہے لیکن
اگر وہ اپنی جان کھوتا ہے تو پھر اس کو کیا فائدہ؟ ۳۷ ایک آدمی دوبارہ

جان خریدنے کے لئے کیا دے سکتا ہے؟ ۳۸ پھر یسوع نے کہا بد کاری
کی طرح اس خراب نسل میں کوئی بھی مُجھ سے اور میری تعلیمات سے اگر
کوئی شرماتا ہے اور میرے باپ کے جلال میں مُقدّس فرشتوں کے ساتھ
ابن آدم بھی آئے گا تو اُس سے شرمائے گا۔

۹ تب یسوع نے لوگوں سے کہا، ”میں تم سے سچ ہی کہتا ہوں۔
یہاں ٹھہرے ہوئے تم میں سے چند لوگ موت کا مزہ نہیں چکھیں
گے جب تک یہ نہ دیکھ لیں کہ خُدا کی سلطنت، قدرت و اقتدار کے ساتھ
رہی ہے۔“

یسوع موسیٰ اور ایلیاہ کے ساتھ

(متّی ۱۷:۱-۱۳؛ لوقا ۹:۲۸-۳۶)

۲ چھ دن بعد ایسا ہوا کہ یسوع نے پطرس، یعقوب، اور یوحنا کو ساتھ لے
کر اونچے پہاڑ پر چلا گیا وہاں ان کے سوائے اور کوئی نہ تھا یہ شاگرد یسوع کو
دیکھ ہی رہے تھے کہ وہ بدِل گیا۔ ۳ یسوع کے کپڑے سفید چمک رہے
تھے۔ اتنے سفید کپڑے تیار کرنا کسی کے لئے ممکن نہ تھا۔ ۴ تب موسیٰ
اور ایلیاہ وہاں ظاہر ہوئے اور یسوع کے ساتھ باتیں کرنی شروع کیں۔ ۵
پطرس نے یسوع سے کہا، ”اے استاد ہمارا یہاں رہنا بہتر ہے۔ ہم یہاں
تین شامیانے نصب کریں گے۔ ایک تیرے لئے ایک موسیٰ کے لئے اور
ایک ایلیاہ کے لئے۔“ ۶ پطرس نہیں جانتا تھا کہ کیا کہے، کیوں کہ وہ اور
دیگر شاگرد بہت زیادہ خوف زدہ تھے۔
۷ تب ابر آیا اور اُن پر سایہ فگن ہوا۔ اس بادِل میں سے ایک آواز آئی ”یہ
میرا چہیتا بیٹا ہے اس کے فرمانبردار ہو جاؤ۔“
۸ تب پطرس، یعقوب اور یوحنا آنکھ کھول کر دیکھا تو وہاں کوئی بھی نہیں
تھا صرف یسوع ان کے ساتھ وہاں تھا۔
۹ یسوع اور وہ شاگرد پہاڑ سے نیچے اتر کر واپس آرہے تھے اُس نے اُن کو
حکم دیا ”جو کُچھ تم نے پہاڑ پر دیکھا ہے ان کو کسی سے نہ کہنا۔ ابن آدم کے
مر کر پھر زندہ ہو کر آنے کا انتظار کرو۔“
۱۰ اس طرح شاگردوں نے یسوع کی بات مانی اور جو کُچھ دیکھا اُس کے
بارے میں کُچھ نہ کہا۔ لیکن مرنے کے بعد جی اٹھ کر واپس آنا اس کا مطلب
کیا ہے۔ اس سلسلے میں آپس میں باتیں کرنے لگے۔ ۱۱ شاگردوں نے
یسوع سے پوچھا، ”شریعت کے معلّمین کہتے ہیں کہ ایلیاہ کو پہلے آنا چاہئے
اس کی وجہ کیا ہے؟“
۱۲ یسوع نے جواب دیا ان کا کہنا درست ہے، ”ایلیاہ پہلے آنا چاہئے۔
کیوں کہ جس طرح ہونا چاہئے اِس طرح وہ ہر چیز کو راستے پر لائے گا۔ لیکن
ابن آدم بہت سی تکالیف کو برداشت کرے گا اور لوگ اس کو حقیر جانیں
گے تحریریں ایسا کیوں کہتی ہے؟ ۱۳ لیکن میں تمہیں کہتا ہوں ایلیاہ
کبھی کا آچکا ہے اور پھر لوگ اپنے دِل میں جیسا آیا ویسا ہی اس کی برائی کی۔
اس کے ساتھ ایسے سلوک کی بات تحریروں میں پہلے ہی لکھا ہوا تھا۔“

یسوع کی طرف سے ایک بیمار لڑکے کی تندرستی

(متّی ۱۷:۱۴-۲۰؛ لوقا ۹:۳۷-۴۳)

۱۴ پھر یسوع پطرس، یعقوب اور یوحنا دُوسرے شاگردوں کے پاس
گئے تو ان شاگردوں کے اطراف بہت سے لوگ جمع ہوئے تھے۔ شریعت
کے معلّمین ان کے ساتھ بحث کر رہے تھے۔ ۱۵ جب ان لوگوں نے
یسوع کو دیکھا تو متعجب ہوئے اور اس کا استقبال کرنے کے لئے اس کے
نزدیک پہنچے۔
۱۶ یسوع نے ان سے پوچھا، ”تم شریعت کے معلّمین کے ساتھ کیا
گفتگو کر رہے تھے؟“
۱۷ مجمع میں سے ایک آدمی نے کہا، ”اے استاد! میرے بیٹے کو بد
رُوح کا اثر ہو گیا ہے اِس رُوح نے میرے بیٹے کی بات چیت کرنے کی
صلاحیت روک لی ہے۔ جس کی وجہ سے اس کو تیرے پاس لایا ہوں۔
۱۸ وہ بد رُوح جب بھی اس پر قابض ہوتی ہے تو اس کو زمین پر گرا دیتی
ہے میرا بیٹا منہ سے کف گراتا ہے اور دانتوں کو پیستا ہے اور بہت ہی
سخت بن جاتا ہے اس کو اس بد رُوح سے آزاد کرانے کے لئے میں نے
تیرے شاگردوں سے پُوچھا۔ لیکن یہ کام ان سے ممکن نہ ہو سکا۔“
۱۹ یسوع نے جواب دیا، ”اے بے اعتقاد نسل میں تمہارے ساتھ
مزید کتنی مدّت رہوں؟ اور کتنی مدّت برداشت کروں؟ اس لڑکے کو
میرے پاس لاؤ۔“
۲۰ تب شاگرد اس لڑکے کو یسوع کے پاس لائے۔ اِس بد رُوح نے
یسوع کو دیکھتے ہی اس لڑکے پر حملہ کر دی۔ وہ لڑکا نیچے گرا اور منہ سے کف
گراتا ہوا تڑپنے لگا۔ ۲۱ یسوع نے اس لڑکے کے باپ سے پوچھا، ”کتنے
عرصہ سے یہ کیفیت ہے؟“
باپ نے اس بات کا جواب دیا، ”بچپن ہی سے ایسا ہوتا ہے۔
۲۲ رُوح اکثر اُسے آگ میں اور پانی میں پھینکتی ہے تاکہ اُسے ہلاک کریں۔
اگر تُجھ سے یہ بات ممکن ہو تو مہربانی سے ہمارے اوپر رحم کر اور مدد کر۔“
۲۳ یسوع نے اس کے باپ کو جواب دیا، ”اگر تُجھ سے ممکن
ہوسکے ایسی بات تو کیوں کہتا ہے؟ ایمان رکھنے والے آدمی کے لئے ہر
بات ممکن ہوتی ہے۔“
۲۴ اس لڑکے کے باپ نے پُرجوشی سے جواب دیا، ”میں یقین
کرتا ہوں۔ اور زیادہ پختہ یقین کے لئے میری مدد کر۔“

۲۵ وہاں پیش آئے ہوئے واقعات کو دیکھنے کے لئے تمام لوگ
دوڑتے ہوئے آئے اس وجہ سے یسوع نے اس بد رُوح سے کہا، ”اے بد
رُوح! تُونے اِس لڑکے کو بہرا اور گونگا بنادیا ہے- میں تُجھ کو حکم دیتا ہوں
کہ اِس لڑکے سے باہر آجا، اور اُس میں دوبارہ داخل مت ہو-“
۲۶ وہ بد رُوح چلاّئی- وہ رُوح اس لڑکے کو دوبارہ زمین پر گرا کر تڑپا
کر باہر آئی وہ لڑکا مردے کی طرح گرا ہوا تھا کئی لوگ سمجھے کہ ”وہ مر گیا
ہے-“ ۲۷ لیکن یسوع نے اس لڑکے کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا اور کھڑا ہونے
میں اسکی مدد کی-
۲۸ یسوع جب گھر میں چلا گیا تو اس کے شاگرد تنہائی میں اُس سے
دریافت کیا ”اس بد رُوح سے نجات دلانے ہم سے کیوں ممکن نہ ہوسکا؟“
۲۹ یسوع نے جوب دیا، ”اس قسم کی بد رُوح کو دعا کے ذریعہ ہی
سے چھٹکارہ دلایا جاسکتا ہے-“

اپنی موت کے بارے میں یسوع کا اعلان

(متّی ۱۷:۲۲-۲۳؛ لوقا ۹:۴۳-۴۵)

۳۰ اس کے بعد یسوع اور اس کے شاگردوں نے اس مقام سے نکل
کر گلیل کے راستے سے سفر کیا- یسوع کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں کو اس بات
کا انداز نہ ہو کہ وہ کہاں ہے- ۳۱ کیوں کہ وہ اپنے شاگردوں کو تنہائی
میں تلقین کرنا چاہتا تھا- یسوع نے ان سے کہا، ”ابن آدم کو لوگوں کے
حوالے کیا جائے گا- اور لوگ اس کو قتل کریں گے- قتل ہونے کے
تیسرے دن وہ زندہ ہو کر دوبارہ آئے گا-“ ۳۲ لیکن یسوع نے شاگردوں
سے جو کہا وہ اس کا مطلب نہ سمجھ سکے- اور اس بات کو وہ پوچھتے ہوئے
گھبرا رہے تھے-

یسوع نے کہا کون سب سے عظیم

(متّی ۱۸:۱-۵؛ لوقا ۹:۴۶-۴۸)

۳۳ یسوع اور اس کے شاگرد کفر نحوم گئے- وہ جب ایک گھر میں
تھے تو اس نے اپنے شاگردوں سے پُوچھا، ”آج راستے میں تم بحث کر رہے
تھے وہ میں نے سن لی ، تم کس کے متعلق بحث کر رہے تھے“؟
۳۴ لیکن شاگردوں نے کوئی جواب نہ دیا کیوں کہ وہ آپس میں بحث
کر رہے تھے کہ ان میں سب سے عظیم کون ہے-
۳۵ یسوع بیٹھ گیا اور باہ رسولوں کو اپنے پاس بلا کر ان سے کہا، ”تم
میں سے اگر کوئی بڑا آدمی بننے کی آرزو کرے تو اس کو چاہئے کہ وہ ان سب
کو خود سے بڑا سمجھے اور ان کی خدمت کرے-“
۳۶ پھر یسوع ایک چھوٹے بچّے کو بلا کر اس بچّے کو شاگردوں کے
سامنے کھڑا کر کے اس کو اپنے ہاتھوں میں اٹھا کر ان سے کہا- ۳۷ ”جو
کوئی میرے نام پر اپنے بچّوں میں سے ایک کو قبول کرتا ہے ، وہ مجھے
قبول کرتا ہے- اور جو کوئی مجھے قبول کرتا ہے ، وہ مجھے نہیں بلکہ اُسے جس
نے مجھے بھیجا ہے ، قبول کرتا ہے-

جو ہمارا دشمن نہیں وہ ہمارا دوست ہی ہے

(لوقا ۹:۴۹-۵۰)

۳۸ اس وقت یوحنا نے اس سے کہا، ”اے استاد! کوئی ایک شخص
تیرے نام کے توسط سے ایک شخص کو (بھوت) بد رُوح سے چھٹکارہ
دلاتے ہوئے ہم نے دیکھا ہے- جب کہ وہ ہمارا آدمی نہیں ہے- اس وجہ
سے ہم نے اس سے کہا کہ رُک، کیوں کہ وہ ہمارے گروہ سے تعلق نہیں
رکھتا تھا-“
۳۹ یسوع نے ان سے کہا، ”اس کو مت رو کو میرا نام لے کر جو
معجزے دکھائے گا- وہ میرے بارے میں بُری باتیں نہیں کہے گا- ۴۰
جو شخص ہمارا مُخالف نہیں ہے ، وہ ہمارے ساتھ ہے- ۴۱ میں تم سے
سچ ہی کہتا ہوں کہ تم کو اگر کوئی آدمی مسیحی سمجھ کر پینے کے لئے پانی دے
تو ضرور اس کو اس کی نیکی کا بدلہ ملے گا-
۴۲ ”ان چھوٹے بچّوں میں سے کسی ایک کو اگر کوئی گناہ کے راستے
پر چلانے والا ہو تو اس کے لئے یہ بہتر ہو گا کہ وہ اپنے گلے سے چکّی کا ایک
پاٹ باندھ کر سمندر میں ڈوب جائے- ۴۳ اگر تیرا ہاتھ تُجھے ہی گناہوں
میں پھانستا رہا ہو تو بہتر ہو گا کہ اس کو کاٹ ہی ڈال دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے
بجھنے والی آگ کے جہنم میں جانے سے بہتر یہ ہو گا کہ معذور ہو کر ابدی
زندگی ہی کو پائے اور وہ راستہ ایسا ہو گا کہ جہاں کی آگ ہر گز نہ بجھے
گی- ۴۴* - ۴۵ اگر تیرا پاؤں تجھے گناہوں کے کاموں میں ملوث کر رہا ہو
تو اس کو کاٹ ڈال دونوں پیر رکھتے ہوئے دوزخ میں پھینک دیئے جانے
سے بہتر یہ ہے کہ تو لنگڑا بن کر رہے- ۴۶* - ۴۷ تیری آنکھیں اگر
تُجھے گناہوں میں ڈال رہی ہوں تو دونوں آنکھ رکھتے ہوئے دوزخ میں جانے
کی بجائے بہتر یہی ہو گا کہ ایک ہی آنکھ والا ہو کر ہمیشہ کی زندگی کو پائے-
۴۸ دوزخ میں انسانوں کو کھانے والے کیڑے کبھی مرتے نہیں اور نہ
ہی دوزخ کی آگ بجھتی ہے- ۴۹ ہر آدمی کو آگ سے سزادی جائے گی-
۵۰ اس نے کہا، ”نمک ایک بہترین چیز ہے لیکن اگر نمک اپنے
ذائقہ کو ضائع کر دے تو تم اس کو پھر دوبارہ نمک نہیں بنا سکتے- اسی وجہ
سے تم اچھائی کا مجسم بنو- اور ایک دُوسرے کے ساتھ امن سے رہو-“

آیت ۴۴ کو چند یونانی نسخوں نے ۴۴واں آیت ہی تسلیم کیا ہے- اور یہ آیت
۴۸واں آیت ہی ہے-

آیت ۴۶ کو چند یونانی نسخوں نے ۴۶واں آیت ہی تسلیم کیا ہے- اور یہ آیت
۴۸واں آیت ہی ہے-

طلاق کے بارے میں یسوع کی تعلیم

(متّی ۱۹:۱-۱۲)

۱۰ تب یسوع وہ جگہ چھوڑ کر یہودیہ کے علاقہ میں اور
پھر دریائے یردن کے اس پار گیا۔ لوگوں کی ایک بھیڑ
دوبارہ اس کے پاس آئی اور یسوع ان کو ہمیشہ کی طرح تعلیم دینے لگا۔
۲ چند فریسی یسوع کے پاس آئے اور اس کو آزمانے لگے اور پوچھا، ”
کسی کا اپنی بیوی کو طلاق دینا صحیح ہے؟“
۳ یسوع نے جواب دیا ”موسیٰ نے تمہیں کیا حکم دیا ہے؟“
۴ فریسیوں نے جواب دیا، ”موسیٰ نے کہا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی
بیوی کو طلاق دینا چاہے تو وہ اپنی بیوی کو طلاق نامہ تحریری لکھ کر چھوڑ
سکتا ہے۔“
۵ یسوع نے کہا، ”خُدا کی تعلیمات کو قبول کرنے کی بجائے انکار
کرنے سے موسیٰ نے تم کو وہ حکم دیا ہے۔ ۶ جب خُدا نے دُنیا کو پیدا کیا،
تو انسانوں کو مرد عورت کی شکل میں پیدا کیا،* ۷ اسی وجہ سے مرد نے
اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر عورت کو اپنا رفیق حیات بنایا۔
۸ پھر وہ دونوں ایک بن گئے۔* جس کی وجہ سے وہ دونوں الگ نہیں
بلکہ ایک ہوتے ہیں۔ ۹ اس طرح جب خُدا نے ان دونوں کو ملایا ہے تو
کوئی بھی انسان ان میں جدائی نہ ڈالے۔“
۱۰ یسوع اور ان کے شاگرد جب گھر میں تھے شاگردوں نے طلاق کے
مسئلہ پر یسوع سے دوبارہ پُوچھا۔ ۱۱ یسوع نے ان کو جواب دیا، ”جو اپنی
بیوی کو چھوڑ کر دُوسری عورت سے شادی کرے تو اپنی بیوی کے خلاف
زنا کا مرتکب ہوتا ہے۔ ۱۲ اور کہا کہ ایک عورت اپنے شوہر کو طلاق
دے تو دُوسرے مرد سے شادی کرنے والی بھی زانیہ کہلائے گی۔“

یسوع نے بچّوں کو قبول کیا

(متّی ۱۹:۱۳-۱۵؛ لوقا ۱۸:۱۵-۱۷)

۱۳ لوگوں نے اپنے چھوٹے بچّوں کو یسوع کے پاس لائے یسوع
نے ان کو چھوا لیکن شاگردوں نے یہ کہتے ہوئے لوگوں کو ڈانٹ دیا کہ وہ
اپنے بچّوں کو نہ لے آئیں۔ ۱۴ یہ دیکھتے ہوئے یسوع نے غصّہ سے انکو
کہا، ”چھوٹے بچّوں کو میرے پاس آنے دو اور ان کو مت روکو کیونکہ
خُدائی سلطنت ان لوگوں کی ہے جو اِن بچّوں کے مانند ہیں۔ ۱۵ میں تم
سے سچ کہتا ہوں تم خُدا کی بادشاہی کو بچّے کی طرح قبول نہ کروگے تو تم اس
میں کبھی داخل نہ ہو سکو گے۔“ ۱۶ تب یسوع نے ان بچّوں کو
اپنے ہاتھوں سے اٹھا کر گلے لگایا اور اُن کے اوپر اپنا ہاتھ رکھ کر ان کو
دعائیں دیں۔

ایک مال دار جو یسوع کی پیروی نہ کیا

(متّی ۱۹:۱۶-۳۰؛ لوقا ۱۸:۱۸-۳۰)

۱۷ یسوع وہاں سے نکلنا چاہتا تھا لیکن اتنے میں ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا
اور اس کے سامنے اپنے گھٹنے ٹیک دیئے اُس شخص نے کہا، ”اے اچھے
استاد ابدی زندگی پانے کے لئے مجھے کیا کرنا چاہئے؟“
۱۸ یہ سن کر یسوع نے کہا، ”تو مجھے نیک آدمی کہہ کر کیوں بلاتا
ہے؟ کوئی آدمی نیک نہیں صرف خُدا ہی نیک ہے۔ ۱۹ اگر تو ابدی
زندگی چاہتا ہے تو جو تم جانتے ہو اسکی پیروی کرو تجھے تو احکامات کا علم
ہو گا۔ ”قتل نہ کر زنا نہ کر، چوری نہ کر، جھوٹ بولنے سے بچ، اور کسی آدمی
کو دھوکہ نہ دے اور تو اپنے والدین کی تعظیم کر۔“
۲۰ اس نے جواب دیا، ”اے استاد! میں تو بچپن ہی سے ان
احکامات کی پابندی کر رہا ہوں۔“
۲۱ یسوع نے اس آدمی کو محبّت بھری نظروں سے دیکھا اور کہا،
”تُجھے ایک کام کرنا ہے۔ جا اور تیری ساری جائداد کو بیچ دے اور اس سے
ملنے والی پُوری رقم کو غریبوں میں بانٹ دے آسمان میں اس کا اچھا بدلہ
ملے گا پھر اس کے بعد آکر میری پیروی کرنا۔“
۲۲ یسوع کی یہ باتیں سن کر اس کا چہرہ ناامید ہو گیا۔ اور وہ چلا گیا۔
وہ شخص مایوس ہو گیا، کیوں کہ وہ بہت مالدار تھا اور اپنی جائداد کو قائم
رکھنا چاہتا تھا۔
۲۳ تب یسوع نے اپنے شاگردوں کی طرف دیکھ کر کہا، ”مالدار آدمی
کو خُدائی سلطنت میں داخل ہونا بہت مشکل ہے۔“
۲۴ یسوع کی یہ باتیں سن کر اس کے شاگرد چونک پڑے لیکن یسوع
نے دوبارہ کہا، ”میرے بچو! خُدائی سلطنت میں داخل ہونا بہت مشکل
ہے۔ ۲۵ اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے پار ہونا آسان ہے بہ مقابلہ
اس امیر آدمی کے کہ جو خُدائی سلطنت میں داخل ہو۔“
۲۶ شاگرد مزید چونکّا ہو کر ایک دُوسرے سے کہنے لگے، ”پھر کون
بچائے جائیں گے؟
۲۷ یسوع نے شاگردوں کی طرف دیکھ کر کہا، ”یہ بات تو انسانوں
کیلئے مشکل ہے لیکن خُدا کے لئے نہیں خُدا کے لئے ہر چیز ممکن ہے۔“
۲۸ پطرس نے یسوع سے کہا، ”تیرے پیچھے چلنے کے لئے ہم نے
تو سب کُچھ قربان کر دیا ہے!“

انسانوں کو ... پیدا کیا پیدائش ۱:۲۷
پھر ... ایک بن گئے پیدائش ۲:۲۴

۲۹ یسوع نے کہا، "میں تم سے سچ کہتا ہوں ، کہ جو میری خاطر اور
خُوش خبری کے لئے اپنا گھر یا بھائی یا بہن یا ماں یا باپ یا بچّے یا زمین کو
جس شخص نے قربان کر دیا۔ ۳۰ وہ سو گنا زیادہ اجر پائے گا اس دُنیا کی
زندگی میں وہ شخص کئی گھروں کو بھائیوں کو بہنوں کو، ماؤں کو بچّوں کو اور
زمین کے ٹکڑوں کو پائے گا۔ مگر ظلم و زیادتی کے ساتھ۔ اس کے علاوہ آنے
والی دُنیا میں ہمیشہ کی زندگی کو پائے گا۔ ۳۱ اور پھر کہا کہ وہ بہت سے
لوگ کہ جو پہلے والوں میں ہیں۔ وہ بعد والوں میں ہو جائیں گے اور جو بعد
والوں میں ہیں وہ اولین میں ہوں گے۔"

اپنی موت کے بارے میں یسوع کا تیسرا اعلان

(متّی ۲۰:۱۷-۱۹؛ لوقا ۱۸:۳۱-۳۴)

۳۲ یسوع اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ تھے یروشلم کو جا رہے تھے
یسوع ان کی نمائندگی کر رہا تھا۔ اس کو دیکھ کر یسوع کے شاگرد حیرت زدہ
ہو گئے۔ لیکن ان کے پیچھے چلنے والے لوگ گھبرا گئے۔ یسوع نے اپنے بارہ
رسولوں کو دوبارہ اکٹھا کیا ان سے تنہائی میں بات کی۔ یسوع نے یروشلم
میں اپنے ساتھ پیش آنے والے واقعہ کے بارے میں سنانا شروع کیا۔
۳۳ "ہم یروشلم جا رہے ہیں۔ ابن آدم کو کاہنوں کے رہنما اور معلمین
شریعت کے حوالے کیا جائے گا۔ وہ اس کو موت کی سزا دیکر قتل
کریں گے اور اس کو غیر یہودیوں کے حوالے کریں گے۔ ۳۴ وہ لوگ اس
کو دیکھ کر اس کا مذاق اُڑائیں گے اور اس پر تھوکیں گے اور اس کو چابک
سے ماریں گے پھر اس کو قتل کریں گے۔ لیکن وہ تیسرے ہی دن پھر جی
اٹھے گا۔"

یعقوب اور یوحنا کی خصوصی گذارش

(متّی ۲۰:۲۰-۲۸)

۳۵ پھر زبدی کے بیٹے یعقوب اور یوحنا دونوں یسوع کے پاس آئے
اور کہا اے استاد! ہم چاہتے ہیں ہماری ایک گذارش ہے پُوری کرو۔"
۳۶ یسوع نے پوچھا، "تمہاری کونسی خواہش مُجھکو پُوری کرنا چاہئے؟"
۳۷ ان دونوں نے جواب دیا "جب تو اپنی سلطنت میں جلال کے
ساتھ رہے گا تو ہم دونوں میں سے ایک کو اپنے دائیں ہاتھ کی طرف اور
دُوسرے کو اپنے بائیں ہاتھ کی طرف بٹھانے کی مہربانی کرنا۔"
۳۸ یسوع نے ان سے کہا تم نہیں جانتے، "تم کیا پُوچھ رہے ہو؟
کیا تم وہ مصائب دکھ اٹھا سکتے ہو جو میں نے اٹھائے ہیں؟ میں جس بپتسمہ
کو لینے والا ہوں کیا تمہارے لئے اس بپتسمہ کا لینا ممکن ہو سکے گا؟"
۳۹ انہوں نے جواب دیا، "ہاں ہمارے لئے ممکن ہے"
یسوع نے ان سے کہا، "تم بھی اسی طرح دکھ اٹھاؤ گے جس طرح میں
اٹھانے جا رہا ہوں مجھے جو بپتسمہ لینا ہے کہ کیا وہ تم لو گے؟
۴۰ "میرے دائیں اور بائیں بیٹھنے والے افراد کا انتخاب کرنے والا میں
نہیں ہوں وہ جگہ جن کے لئے تیار کی گئی ہے۔ ان ہی کے لئے وہ جگہ محفوظ
کر لی گئی ہے۔"
۴۱ دُوسرے ۱۰ شاگردوں نے اس بات کو سن کر یعقوب اور
یوحنا پر غصّہ کیا۔ ۴۲ یسوع نے تمام شاگردوں کو ایک ساتھ بلا کر کہا، "
غیر یہودی کے وہ سردار جن کو لوگوں پر اختیار ہے اور ان اختیارات کو وہ
لوگوں پر دکھانے کی کوشش کرتے ہیں وہ تم جانتے ہو کہ وہ قائدین لوگوں
پر اپنی قوّت کا اظہار کرنے کی خواہش رکھتے ہیں ، اور اُن کے اہم قائدین
لوگوں پر اپنے تمام اختیارات استعمال کرنے کی چاہت رکھتے ہیں۔
۴۳ مگر تم میں ایسا نہیں ہے۔ بلکہ جو تم میں بڑا ہونا چاہے وہ تمہارا خادم
بنے۔ ۴۴ تم میں جو سب سے اہم بننے کی خواہش کرنے والا ہے وہ ایک
غلام کی طرح تم سب کی خُدمت کرے۔ ۴۵ اسی طرح ابن آدم لوگوں
سے خدمت لینے کے لئے نہیں آیا ہے بلکہ لوگوں کی خدمت کرنے کے لئے
آیا ہے۔ ابن آدم خود اپنی جان دینے کے لئے آیا ہے۔ تا کہ لوگ بچ سکیں۔

اندھے کو بینائی دینا

(متّی ۲۰:۲۹-۳۴؛ لوقا ۱۸:۳۵-۴۳)

۴۶ تب وہ سب جریکو کے گاؤں میں آئے یسوع اپنے شاگردوں اور
دیگر کئی لوگوں کے ساتھ اس گاؤں کو چھوڑ کر نکل رہا تھا۔ تُمائی کا
بیٹا برتمائی جو اندھا تھا۔ راستے کے کنارے پر بیٹھ کر بھیک مانگ رہا تھا۔
۴۷ جب اس نے سنا کہ یسوع ناصری اس راستے سے گذرتا ہے تو اس
نے چلّانا شروع کیا "اے یسوع! داؤد کے بیٹے مُجھ پر کرم فرمائی کر۔"
۴۸ کئی لوگوں نے اس اندھے کو ڈانٹا اور کہا کہ خاموش رہ لیکن وہ
اندھا" اور زور سے چلّایا اے داؤد کے بیٹے! مُجھ پر کرم فرما!"
۴۹ یسوع نے رُک کر کہا، "اس کو بلاؤ"
انہوں نے اندھے کو بلایا اور کہا، "خُوش ہو کھڑا رہ کیوں کہ یسوع
تُجھ کو بلا رہا ہے۔" ۵۰ وہ اندھا فوراً کھڑا ہو گیا اور اپنا اوڑھنا وہیں چھوڑ کر
یسوع کے پاس گیا۔
۵۱ یسوع نے اس سے پُوچھا، "مُجھ سے تُو کیا چاہتا ہے؟"
تب اُس اندھے نے جواب دیا، "اے استاد! مجھے بصارت دو"
۵۲ یسوع نے اس سے کہا، "جا تیرے ایمان کی وجہ سے تو شفا یاب

ہوا'' تب وہ شخص دوبارہ دیکھنے کے قابل ہوا۔ وہ یسوع کے پیچھے راہ میں
چلنے لگا۔

یسوع کا بادشاہ کی حیثیت سے یروشلم میں داخلہ

(متّی ۲۱:۱-۱۱؛لوقا ۱۹:۲۸-۴۰؛ یوحنا ۱۲:۱۲-۱۹)

۱۱ یسوع اور اس کے شاگرد یروشلم کے قریب تک آ چکے تھے۔
وہ زیتون کے پہاڑ کے قریب بیت فگے اور بیت عنیاہ جیسے
قریوں کے پاس آئے وہاں پر یسوع نے اپنے شاگردوں میں سے دو کو کُچھ
کرنے کے لئے روانہ کیا۔ ۲ یسوع نے شاگردوں سے کہا، وہاں نظر آنے
والے گاؤں کو چلے جاؤ۔ جب تم اس میں داخل ہوں گے تو وہاں تم ایک
ایسے گدھے کے بچّے کو بندھا ہوا پاؤ گے کہ جس پر کبھی کسی نے سواری نہ
کی ہو۔ اس گدھے کو کھول کر میرے پاس لاؤ۔ ۳ اگر تم سے کوئی پُوچھے
کہ ایسا کیوں کر رہے ہو تو کہنا آقا کو اس کی ضرورت ہے۔ اور وہ اس کو
بہت جلدی واپس بھیج دے گا۔''
۴ شاگرد جب گاؤں میں داخل ہوئے تو راستہ میں ملنے والے ایک گھر
کے کنارے بندھے ہوئے ایک گدھے کے بچّے کو اُنہوں نے دیکھا،
شاگردوں نے جا کر اس گدھے کو کھولا تو۔ ۵ وہاں کھڑے ہوئے چند لوگوں
نے پُوچھا، ''تم کیا کر رہے ہو؟ اور اس گدھے کو کیوں کھول رہے ہو؟''
۶ یسوع نے جو کُچھ شاگردوں سے کہا تھا وہ ویسے ہی جواب دیئے۔ اس وقت
لوگوں نے اس گدھے کو شاگردوں کو لیجانے کے لئے چھوڑ دیا۔
۷ شاگردوں نے گدھے کو یسوع کے پاس لایا اور اپنے کپڑے اس کے اوپر
ڈال دیئے تب یسوع اس کی پیٹھ پر بیٹھ گیا۔ ۸ بہت سارے لوگوں نے
یسوع کے لئے راستے پر اپنے کپڑے بچھا دیئے اور دُوسرے چند لوگوں نے
درختوں کی شاخیں راستے پر پھیلادیں۔ جسے انہوں نے درختوں سے کاٹی
تھی۔ ۹ بعض لوگ یسوع کے سامنے جا رہے تھے۔ اور دُوسرے لوگ اس
کے پیچھے جا رہے تھے۔ اور تمام لوگوں نے نعرے لگائے کہ

اس کی تعریف بیان کرو ''خداوند کے نام سے آنے والے کو خدا
مبارک کہے!

زبور ۱۱۸:۲۵-۲۶

۱۰ خُدا کی رحمت ہمارے باپ داؤد کی سلطنت پر ہو اور وہ سلطنت
آرہی ہے۔ خُدا کی تعریف آسمان میں کرو۔''
۱۱ یسوع جب یروشلم میں داخل ہوا وہ ہیکل کو گیا اور وہاں کی ہر
چیز کو دیکھا لیکن اس وقت تک دیر ہو گئی تھی۔ اس لئے یسوع بارہ
رسولوں کے ساتھ بیت عنیاہ کو گیا۔

یسوع کہتا ہے کہ انجیر کا درخت مرجائے گا

(متّی ۲۱:۱۸-۱۹)

۱۲ دُوسرے دن جب یسوع بیت عنیاہ سے جا رہا تھا تو اسے بھوک
لگی تھی۔ ۱۳ اس نے فاصلہ پر پتوں سے بھرا ایک انجیر کا درخت کو
پایا۔ وہ یہ سمجھ کر کہ درخت میں کُچھ انجیر ملیں گے اس کے قریب گیا لیکن
درخت میں وہ انجیر نہ پایا۔ وہاں صرف پتّے تھے۔ کیوں کہ وہ انجیر کا موسم
ہی نہ تھا۔ ۱۴ تب یسوع نے اس درخت سے کہا، ''اس کے بعد تیرے
میوے کوئی بھی کھانے نہ پائے۔'' یسوع نے شاگردوں کو یہ بات سنادی۔

یسوع ہیکل کو گیا

(متّی ۲۱:۱۲-۱۷؛لوقا ۱۹:۴۵-۴۸؛
یوحنا ۲:۱۳-۲۲)

۱۵ یسوع اور اس کے شاگرد یروشلم پہونچے یسوع ہیکل میں داخل ہوا
وہاں انہوں نے لوگوں کی خرید و فروخت کو دیکھا اور سوداگروں کے میز کی
طرف پلٹا جو مختلف قسم کی رقم کا تبادلہ کر رہے تھے اور ہیر پھیر کر کے
روپیہ جمع کر رہے تھے اور کبوتر فروخت کر رہے تھے۔ ۱۶ اس نے کسی
کو بھی ہیکل کے راستے سے لانے لے جانے والے لوگوں کو اجازت نہ دی۔
۱۷ اس کے بعد یسوع نے لوگوں کو تعلیم دی کہ ''میرا مرکز اور ٹھکانہ
تمام لوگوں کے لئے عبادت خانہ کہلائے گا۔*'' اس طرح تحریروں میں لکھا
ہوا ہے اور کہا کہ تم لوگوں نے خُدا کے گھر کو ''چوروں کے چھپے رہنے کی جگہ
بنالیا ہے۔*''
۱۸ سردار کاہنوں اور معلمین شریعت نے ان واقعات کو سن کر
یسوع کو قتل کرانے کے لئے مناسب تدبیر کی فکر شروع کر دی۔ وہ یسوع
کی تعلیمات کو سن کر بے انتہا حیرت زدہ ہونے کی وجہ سے یسوع سے
گھبرا گئے۔ ۱۹ اس رات یسوع اور اس کے شاگردوں نے شہر چھوڑ دیا۔

یسوع ایمان یا عقیدہ کی طاقت رکھتا ہے

(متّی ۲۱:۲۰-۲۲)

۲۰ دُوسرے دن صبح یسوع اپنے شاگردوں کے ساتھ جا رہا تھا۔ پچھلے
دن جس انجیر کے درخت کو یسوع نے بد دعا دی تھی اس کو شاگردوں نے
دیکھا وہ انجیر کا درخت جڑ سمیت سوکھ گیا تھا۔ ۲۱ پطرس نے اس
درخت کو یاد کر کے یسوع سے کہا، ''استاد دیکھو! کل جس انجیر کے درخت
پر تو نے لعنت کی تھی وہ درخت اب سوکھ گیا ہے۔''

میرا … کہلائے گا یسعیاہ ۵۶:۷
تم لوگوں … بنالیا ہے یرمیاہ ۷:۱۱

۲۲ یسوع نے کہا، "خُدا پر ایمان رکھو۔ ۲۳ میں تم سے سچ ہی
کہتا ہوں۔ تم اس پہاڑ سے کہو کہ تو جا کر سمندر میں گرجا اگر تم بغیر شک و
شُبہ کے یقین کرو۔ تم نے جو کُچھ کہا ہے وہ یقیناً پُورا ہو گا۔ خُدا تمہارے
لئے اس کو مبارک کرے گا۔ ۲۴ میں تم سے کہتا ہوں کہ تم دعا کرو۔ اور
عقیدہ رکھو کہ وہ سب مل جائے گا تو یقین کرو کہ وہ تمہارا ہی ہو گا۔ ۲۵ اور
یہ کہتے ہوئے جواب دیا کہ جب تم دعا کرنے کی تیاری کرو اور تم کسی کے
بارے میں کسی وجہ سے غصّہ سے ناراض ہو۔ اور اگر یہ بات تمہیں یاد آئے
تو اس کو معاف کردو۔ آسمان پر رہنے والا تمہارا باپ تمہارے گناہوں کو
معاف کردے گا۔" ۲۶*

یسوع کے اختیارات کے بارے میں
یہودی قائدین کے شک

(متّی ۲۱: ۲۳-۲۷؛ لوقا ۲۰: ۱-۸)

۲۷ یسوع اور اس کے دو شاگرد دوبارہ یروشلم گئے۔ یسوع جب ہیکل
میں چہل قدمی کر رہا تھا تو سردار کاہن اور معلمین شریعت اور بزرگ یہودی
قائدین اس کے پاس آئے اور اس سے پُوچھا۔ ۲۸ وہ دریافت کرنے
لگے، "ایسا کونسا اختیار تیرے پاس ہے کہ جس کی بنا پر تو یہ سب چیزیں
کرتا ہے؟ اور یہ اختیار تجھے کس نے دیا ہے؟" ہمیں بتا۔
۲۹ یسوع نے ان سے کہا، "میں بھی تم سب سے ایک سوال پُوچھتا
ہوں۔ اگر تم میرے سوال کا جواب دو گے تو میں تم کو بتاؤں گا کہ میں
کس اختیار سے یہ سارے کام کرتا ہوں۔ ۳۰ مجھے معلوم کراؤ کہ یوحنا
نے لوگوں کو جو بپتسمہ دیا تو کیا وہ خُدا کے اختیار سے تھا یا لوگوں کے
اختیار سے؟"
۳۱ یہودی قائدین اس سوال کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے
ایک دُوسرے سے کہنے لگے "اگر ہم یہ کہیں کہ یوحنا نے لوگوں کو خُدا کے
آئے ہوئے اختیار سے بپتسمہ دیا تو پھر یسوع پُوچھے گا کہ تم یوحنا پر ایمان
کیوں نہیں لائے؟" ۳۲ اگر یہ کہیں کہ یوحنا نے لوگوں کے اختیار سے
بپتسمہ دیا تو اس وقت لوگ ہم پر غصّہ ہوں گے" چونکہ لوگوں کا ایمان ہے
کہ یوحنا نبی تھا۔ اس طرح وہ آپس میں باتیں کرنے لگے۔ جس کی وجہ وہ
لوگوں سے خوف زدہ رہے۔
۳۳ جس کی وجہ سے انہوں نے یسوع کو جواب دیا کہ ہم نہیں
جانتے"
یسوع نے انہیں جواب دیا، "اگر ایسا ہے تو میں بھی کس کے اختیار
سے ان تمام کاموں کو کر رہا ہوں وہ تم سے نہ کہوں گا"

ابن خُدا کی آمد

(متّی ۲۱: ۳۳-۴۶؛ لوقا ۲۰: ۹-۱۹)

۱۲ یسوع نے لوگوں کو تمثیلوں کے ذریعہ تعلیم دی اور ان
سے کہا، "ایک شخص نے انگور کا باغ لگایا چاروں طرف
دیوار کھڑی کی اور مئے نکالنے کے لئے ایک گڑھا کھدوایا۔ اور حفاظت و دیکھ
بھال کے لئے ایک مچان بنوایا۔ اور وہ چند باغباں کو باغ کو ٹھیکہ پر دے
کر سفر کو چلا گیا۔ ۲ پھر ثمر پانے کا موسم آیا تو اپنے حصّہ میں ملنے والے
انگور حاصل کرنے کے لئے اس نے اپنے ایک خادم کو بھیجا۔ ۳ تب
باغبانوں نے اس خادم کو پکڑا اور پیٹا پھر اسے کُچھ دیئے بغیر ہی واپس لوٹا
دیا۔ ۴ پھر دوبارہ اُس مالک نے ایک اور خادم کو باغبانوں کے پاس
بھیجا باغباں اس کے سر پر چوٹ لگائی اور اس کو ذلیل کیا۔ ۵ پھر اس کے
بعد مالک نے ایک اور خادم کو بھیجا باغبانوں نے اس خادم کو بھی مار ڈالا پھر
مالک نے یکے بعد دیگر کئی خادموں کو باغبانوں کے پاس بھیجا۔ باغبانوں
نے چند خادموں کو پیٹا اور بعض کو قتل کر ڈالا۔
۶ "اس مالک کو باغبانوں کے پاس بھیجنے کے لئے اپنا بیٹا ایک ہی
باقی تھا وہ آخری فرد کو بھیج رہا تھا وہ اس کا خاص بیٹا تھا۔ باغبان میرے
بیٹے کی تعظیم کریں گے یہ سُمجھ کر مالک نے اسکو بھیج دیا۔
۷ "تب باغبان ایک دُوسرے سے یہ کہنے لگے کہ یہ مالک کا بیٹا ہے
جو اس باغ کا مالک ہے اگر ہم اس کو قتل کر دیں تو انگور کا باغ ہمارا ہو
جائے گا۔ ۸ انہوں نے اسکے بیٹے کو پکڑ کر قتل کر دیا اور اسکو انگور کے
باغ کے باہر اٹھا کر پھینک دیا۔
۹ "ایسا اگر ہو تو وہ باغ کا مالک کیا کرے گا؟ وہ باغ کو خود جائے گا۔
اور اس باغ کے مالی کو قتل کر کے باغ کو دُوسرے مالی کے حوالے کرے
گا۔ ۱۰ کیا تم نے تحریر کو پڑھا نہیں

جس کو معماروں نے رد کیا وہی پتھر کونے کا پتھر ہو گیا۔
۱۱ یہ خُداوند ہی سے ہوا۔ اور ایسا ہونا ہم کو عجیب و غریب لگتا
ہے۔" زبور ۱۱۸: ۲۲-۲۳
۱۲ یسوع سے کہی ہوئی یہ تمثیل جس کو یہودی قائدین نے سنا تو
انہوں نے یہ سمجھا کہ یہ تمثیل اسنے ان ہی کے متعلق کہی ہے۔ اس لئے
انہوں نے یسوع کو گرفتار کرنے کی تدبیروں کے باوجود وہ لوگوں سے
ڈرے اور اس کو چھوڑ کر چلے گئے۔

آیت ۲۶ اگر تُم دُوسرے لوگوں کو معاف نہ کرو تو تمہارا باپ بھی جو جنّت میں
ہے تمہارے گناہوں کو معاف نہ کرے گا۔" اِس طرح یونان کی چند حالیہ
نسخوں میں یہ آیت "۲۶" اِضافہ کئے گئے ہیں۔

یسوع کو فریب دینے یہودی قائدین کی کوشش

(متّی ۲۲:۱۵-۲۲؛لوقا ۲۰:۲۰-۲۶)

۱۳ اس کے بعد یہودی قائدین نے چند فریسیوں کو اور ہیرودیوں
کو بھیجا کہ کُچھ کہے تو اس کو پھانس لیں۔ ۱۴ فریسی اور ہیرودیسی یسوع
کے پاس آئے اور اس سے کہنے لگے کہ ”اے مُعلّم! تو سچّا ہے ہمیں معلوم
ہے اور تجھے اس بات کا بھی خوف نہیں کہ لوگ تیرے بارے میں کیا
سوچتے ہیں اور تمام لوگ تیری نظر میں ایک ہیں اور تو خُدا کے راہ
سے متعلق سچّی تعلم دیتا ہے ہمیں اچھی طرح معلوم ہے اس لئے ہم سے کہہ
دے کہ قیصر کو محصول کا دینا ٹھیک ہے یا غلط؟ اور پُوچھا کہ ہمیں لگان
دیناچاہئے یا نہیں؟“
۱۵ یسوع سمجھ گیا یہ لوگ حقیقت میں دھوکہ دینے کی تدبیر کر رہے
ہیں اس لئے اس نے اُن سے کہا، ”میرے باتوں میں غلطیوں کو پکڑنے کی
کیوں کوشش کی جاتی ہے؟ مجھے چاندی کا ایک سکّہ دو“ میں وہ دیکھنا چاہتا
ہوں۔“ ۱۶ انہوں نے اس کو ایک سکّہ دیا۔ یسوع نے ان سے پُوچھا،
”سکّہ پر کس کی تصویر ہے؟ اور اس کے اوپر کس کا نام ہے؟ انہوں نے
جواب دیا“ یہ قیصر کی تصویر ہے اور قیصر کا نام ہے۔“
۱۷ یسوع نے ان سے کہا، ”قیصر کا قیصر کو دو اور خُدا کا خُدا کو دو۔“
یسوع نے جو کہا اُسے سن کر وہ بے حد حیرت میں پڑ گئے۔

یسوع کو فریب دینے فریسیوں کی کوشش

(متّی ۲۲:۲۳-۳۳؛لوقا ۲۰:۲۷-۴۰)

۱۸ تب بعض صدوقیوں کا ایمان ہے کہ کوئی بھی شخص مرنے کے
بعد زندہ نہیں ہوتا۔ یسوع کے پاس آکے صدوقیوں نے یسوع سے سوال
کیا۔ ۱۹ ”اے استاد موسیٰ نے یہ تحریری حکم نامہ ہمارے لئے چھوڑا ہے
ایک شادی شدہ انسان جس کی کوئی اولاد نہ ہو اور وہ مر جائے تو مرحوم کی
بیوہ سے اس کا بھائی شادی کرلے اور مرے ہوئے بھائی کے گھر نسل کا
سلسلہ جاری کرے یہ بات موسیٰ نے لکھی ہے۔ ۲۰ سات بھائی رہتے تھے
پہلا بھائی شادی تو کر لیا مگر اولاد کے بغیر ہی مر گیا۔ ۲۱ تب دُوسرے
بھائی نے اس بیوہ سے شادی کی وہ بھی اولاد کے بغیر ہی مر گیا اور تیسرے
بھائی کا بھی یہی حشر ہوا۔ ۲۲ ساتوں بھائی اسی سے شادی کئے مگر کسی سے
اس کو اولاد نہ ہوئی اور سب کے سب مر گئے آخر کار وہ عورت بھی مر گئی۔
۲۳ تب لوگوں نے پوچھا، ”جب لوگ دُوسری زندگی پاکر آئیں گے تو وہ
عورت ان میں سے کس کی بیوی کہلائے گی۔“
۲۴ یسوع نے کہا، ”تم ایسی غلطی کیوں کرتے ہو؟ مُقدّس تحریر ہو
کہ خُدا کی طاقت ہو اس کو تم نہیں جانتے؟ ۲۵ مرے ہوئے لوگ جب
دوبارہ جنم پاتے ہیں تو مرد اور عورتیں دوبارہ شادی نہیں کرتے اور اپنے
بچّوں کی بھی شادی نہیں کرتے۔ وہ سب آسمان میں رہنے والے فرشتوں
کی طرح رہتے ہیں۔ ۲۶ مرے ہوئے لوگوں کے دُوسرے جنم کے
بارے میں خُدا کی کہی ہوئی باتوں کو تم یقیناً پڑھتے ہو۔ خُدا نے موسیٰ سے
کہا، ”میں ابراہیم کا خُدا ہوں، اسحاق کا خُدا ہوں، اور یعقوب کا بھی خُدا
ہوں۔* کیا تم نے موسیٰ کی کتاب میں جھاڑی کے ذکر میں اِس بات کو
نہیں پڑھا؟ ۲۷ یہ سب نہیں مرے، کیوں کہ خُدا زندوں کا خُدا ہے نہ
مُردوں کا۔ اور یہ کہتے ہوئے جواب دیا کہ اے صدوقیو! تم نے اس حقیقت
کو غلط سمجھا ہے۔“

سب سے اہم ترین حکم کونسا ہے؟

(متّی ۲۲:۳۴-۴۰؛لوقا ۱۰:۲۵-۲۸)

۲۸ اس بحث و مباحث کو سننے والے معلمین شریعت میں سے
ایک یسوع کے پاس آیا، اُس نے صدوقیوں اور فریسیوں کے ساتھ یسوع کو
حُجت کرتے ہوئے سُنا۔ اُس نے دیکھا کہ یسوع نے اُن کے سوالات کے
بہترین جواب دیئے۔ اِس لئے اُس نے یسوع سے کہا احکام میں سب سے
اہم ترین کونسا ہے؟“
۲۹ تب یسوع نے کہا، ”اے اسرائیلی لوگو خُداوند ہمارا خُدا ہی
ایک خُداوند ہے۔ ۳۰ خداوند اپنے خدا کو تم دِل کی یکسوئی کے ساتھ پُو
ری جان کے ساتھ پوری عقلمندی کے ساتھ اور تمام طاقت کے ساتھ اس
سے محبّت کرو۔ یہی بہت اہم ترین حکم ہے۔* ۳۱ اور کہا تو جیسے خود
سے محبّت کرتا ہے اسی طرح اپنے پڑوسیوں سے بھی محبّت کر یہی اہم
ترین دُوسرا حکم ہے۔ تمام احکام میں یہ دو اہم ترین اور ضروری باتیں
ہیں۔“* ۳۲ تب اس نے کہا، ”اے مُعلّم! وہ ایک بہت ہی اچھا جواب
ہے۔ اور تو نے بہت ہی ٹھیک کہا ہے کہ خُداوند ایک ہی خُدا ہے۔
۳۳ اور انسان کو چاہئے کہ تمام دِل کی گہرائی سے پُوری دانشمندی سے اور
ہر قسم کی قُوّت و طاقت سے خُدا سے محبّت کرنی چاہئے۔ جس طرح ایک
آدمی خود سے جیسی محبّت کرتا ہے۔ ایسی ہی دُوسروں سے بھی محبّت
کرے۔ ہم جانوروں کی قربانیوں کو جو خُدا کی نذر کرتے ہیں اس سے بڑھ
کر یہ احکامات بہت اہم ہیں۔“
۳۴ اس سے عقلمندی کا جواب سن کر یسوع نے اس سے کہا، ”تو
خُدائی بادشاہت سے بہت قریب ہے اس وقت سے کسی میں اتنی ہمت نہ
رہی کہ مزید یسوع سے سوالات کئے جائیں۔

میں ہی … خدا ہوں خرُوج ۳:۶
اے … حکم ہے اِستثناء ۶:۴-۵
تو جیسے … ہیں احبار ۱۹:۱۸

کیا مسیح داؤد کا بیٹا ہے یا خُدا کا؟

(متّی ۲۲:۴۱-۴۶؛ لوقا ۲۰:۴۱-۴۴)

۳۵ یسوع نے ہیکل میں ان کو تعلیم دیتے ہوئے کہا، "معلمین شریعت کہتے ہیں کہ یسوع داؤد کا بیٹا ہے ایسا کیوں؟ ۳۶ داؤد نے رُوح القُدس کی مدد سے خود کہا:

خُداوند نے میرے خداوند سے کہا۔

جب تک تیرے دشمنوں کو تیرے پیر کی چوکی نہ بناؤں تم میرے داہنی طرف بیٹھے رہو۔"

زبور ۱۱۰:۱

۳۷ داؤد نے خود ہی مسیح کو خُداوند کے نام سے یاد کیا ہے۔ اس وجہ سے مسیح ہی داؤد کا بیٹا ہونا کیسے ممکن ہو سکتا ہے؟" کئی لوگ یسوع کو سن رہے تھے اور انہوں نے خوشیاں منائیں۔

یسوع کی شریعت کے معلموں پر تنقید

(متّی ۲۳:۱-۳۶؛ لوقا ۲۰:۴۵-۴۷)

۳۸ یسوع نے اپنی تعلیم کو جاری رکھا اور کہا، "معلمین شریعت کے بارے میں چوکنّا رہو وہ چوغہ پہن کر گھومنا پسند کرتا ہے۔ اور وہ بازاروں میں لوگوں سے عزت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ۳۹ یہودی عبادت گاہوں میں اور دعوتوں میں وہ اعلیٰ نشستوں کی تمنّا کرتے ہیں۔
۴۰ اور کہا کہ وہ بیواؤں کی جائیدادوں کو ہڑپ کر جاتے ہیں انکی طویل دعاؤں سے لوگوں میں اپنے آپ کو وہ شرفاء بتانے کی کوشش کرتے ہیں خُدا ان لوگوں کو سخت سزائیں دے گا۔"

غریب بیوہ عورت کا تحفہ

(لوقا ۲۱:۱-۴)

۴۱ یسوع ہیکل میں نذرانہ کے صندوق کے پاس جب بیٹھا تھا تو دیکھا کہ لوگ نذرانے کی رقم صندوق میں ڈال رہے ہیں کئی دولت مندوں نے کثیر رقم دی۔ ۴۲ پھر ایک غریب بیوہ آئی اور ایک تانبے کا سکّہ ڈالا۔

۴۳ یسوع اپنے شاگردوں کو بلا کر کہا، "میں تم سے سچ کہتا ہوں جن لوگوں نے نذرانے ڈالے ہیں ان سب میں اس بیوہ عورت نے سب سے زیادہ ڈالا ہے۔ ۴۴ دُوسرے لوگوں نے اپنے ضروریات میں سے جو بچ رہا ہو اس میں سے تھوڑا سا ڈالا۔ اور اس عورت نے اپنی غربت کے باوجود جو کُچھ اسکے پاس تھا اُس میں ڈال دیا جبکہ وہی اسکی زندگی کا اثاثہ تھا۔"

مستقبل میں ہیکل کی تباہی

(متّی ۲۴:۱-۴۴؛ لوقا ۲۱:۵-۳۳)

۱۳

یسوع جب ہیکل سے باہر آرہا تھا تو اس کے شاگردوں میں سے ایک نے اس سے کہا، "استاد دیکھو! یہ ہیکل کو بنانے میں کتنے بڑے بڑے پتھر استعمال کیے گئے ہیں اور یہ کتنی خوبصورت عمارتیں ہیں۔"
۲ یسوع نے کہا، "کیا تم ان بڑی عمارتوں کو دیکھ رہے ہو؟ یہ تمام عمارتیں تو تباہ ہو جائیں گی۔ ہر پتھر کو زمین پر لڑھکا دیا جائے گا۔ ایک پتھر پر دُوسرا پتھر نہ رہے گا۔"
۳ بعد میں یسوع زیتون کے پہاڑ پر پطرس، یعقوب، یوحنا اور اندریاس کے ساتھ بیٹھا تھا۔ ان سب کو وہاں سے ہیکل دکھائی دیا۔ ۴ اُن شاگردوں نے یسوع سے پوچھا، "یہ سب واقعات کب پیش آئیں گے؟ اور ان واقعات کو پیش آنے کی کیا نشانی ہو گی جس سے معلوم ہو گا کہ واقعات تقریباً پیش آنے والے ہیں؟"
۵ تب یسوع نے کہا، "خبردار! کسی کو کوئی موقع نہ دو کہ تمہیں دھوکہ دے۔ ۶ کئی لوگ آئیں گے تم سے کہیں گے کہ میں ہی مسیح ہوں یہ کہتے ہوئے کئی لوگوں کو فریب دیں گے۔ ۷ قریب میں ہونے والی جنگوں کی آواز اور دور کے فاصلوں پر ہونے والی جنگوں کی خبریں تم سنو گے لیکن خوف زدہ نہ ہونا۔ اس قسم کے واقعات ہونا ہی چاہئے۔ لیکن اختتام ابھی باقی ہے۔ ۸ قومیں دُوسری قوموں کے خلاف لڑیں گی اس دوران حکومتیں دُوسری حکومتیں سے لڑیں گی۔ ایک وقت ایسا آئے گا کہ لوگوں کو کھانے کے لئے غذا نہ ہو گی۔ مختلف جگہوں پر زلزلے آئیں گے یہ واقعات دردزہ کی طرح مصیبتوں والے ہوں گے۔
۹ "ہوشیار رہو! میری پیروی کرنے کی وجہ سے لوگ تمہیں گرفتار کریں گے۔ عدالتوں کو لے جائے جاؤ گے۔ اور یہودیوں کی عبادت گاہوں میں تم کو مارا پیٹا کریں گے بادشاہوں اور حاکموں کے سامنے تم کو کھڑا کر کے میرے تعلق سے گواہی دینے کے لئے زبردستی کریں گے۔ ۱۰ ان واقعات کے پیش آنے سے پہلے تم سب لوگوں کو خُوش خبری کی تعلیم دینا۔ ۱۱ تم گرفتار کیے جاؤ گے تمہارا محاسرہ ہو گا لیکن تم فکر نہ کرو کہ وہاں تم کو کیا کہنا پڑے گا۔ اسوقت خُدا تمہیں جو سکھائے گا وہی کہنا ہو گا اس وقت بات کرنے والے تم نہیں ہو گے بلکہ روح القدس ہو گا۔
۱۲ "بھائی اپنے سگے بھائی کو قتل کرنے کے لئے حوالے کر دیں گے والدین اپنی خاص اولاد کو اور اولاد اپنے خاص والدین کے مخالف ہو کر انکو

قتل کرائیں گے۔ ۱۳ تم میری پیروی کرنے کی وجہ سے لوگ تم سے
نفرت کریں گے لیکن آخر دم تک برداشت کرنے والا ہی نجات پائے گا۔
۱۴ "تباہی پیدا کرنے والے تم خطر ناک چیزوں کو تم دیکھو گے یہ نہ
کھڑے رہنے والی جگہ پر کھڑے ہو کر تم کو دیکھیں گے۔" پڑھنے والا اس
کے معنی کو سمجھنا چاہئے۔ "اسوقت یہودیہ میں رہنے والے لوگ پہاڑوں
میں بھاگ جانا چاہئے۔ ۱۵ بالاخانے میں رہنے والا اتر کر نیچے مکان میں سے
کُچھ لئے بغیر ہی بھاگ جائے گا- ۱۶ کھیت میں رہنے والا اپنا اوڑھنا لینے
کے لئے پیچھے مڑ کر نہ دیکھے گا- ۱۷ اُس وقت حاملہ عورتوں کے لئے اور
ان ماؤں کے لئے جو اپنی گودوں میں معصوم کو رکھتی ہیں بہت کٹھن اور
سخت ہو گا- ۱۸ دعا کرو! یہ واقعات جاڑوں میں نہ ہوں- ۱۹ کیوں کہ وہ
ایام مصیبتوں سے پُر ہوں گے- جب سے خُدا اس مخلوق کو پیدا فرمایا ہے
ویسی مصیبت اب تک نہیں آئی اور آئندہ بھی واقع نہ ہو گی- ۲۰ خُدا ان
مصیبت زدہ دنوں کو کم کرنے کا ارادہ کیا ہے- اگر ایسا نہ ہوا تو کسی انسان
کا زندہ بچنا ممکن نہ ہو گا لیکن خُدا اپنے منتخب شدہ خاص لوگوں کے لئے اس
وقت میں تخفیف کرے گا- ۲۱ ایسے پر آشوب وقت میں کوئی بھی تم
سے کہے گا کہ مسیح وہاں ہے 'دیکھو یا کوئی کہے گا وہ یہاں ہے' لیکن ان پر
بھروسہ نہ کرو- ۲۲ خُدا کے منتخبہ لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے ممکن ہے
جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی آئیں گے اور معجزے ظاہر کریں گے-
۲۳ ان وجوہات کی بنا پر باخبر رہو- ان تمام باتوں کے واقع ہونے سے
پہلے ان تمام کے بارے میں تم کو انتباہ کرتا ہوں-
۲۴ "اس مصیبت کے گذر جانے پر سورج تاریک ہو جائے گا

چاند روشنی نہ دیگا- ۲۵ تارے آسمان سے ٹوٹ کر گر پڑیں گے-
پھر آسمانی طاقتیں کانپ اٹھیں گی-

یسعیاہ ۱۳:۱۰؛۳۴:۴

۲۶ "اس وقت ابن آدم کو اقتدار کے ساتھ جلال کے ساتھ بادلوں
میں آتے ہوئے لوگ دیکھیں گے- ۲۷ ابن آدم اپنے فرشتوں کو زمین
کے ہر حصّہ میں بھیج کر اپنے منتخبہ لوگوں کو دُنیا کے کونے کونے سے یکجاہ
کرے گا-
۲۸ "انجیر کا درخت ہمیں ایک سبق سکھا رہا ہے جب درخت کی
ڈالیاں نرم ہوتی ہیں- اور نئے پتوں کا بڑھنا شروع ہوتا ہے تو تم سمجھتے ہو
کہ گرمی کا زمانہ قریب آگیا ہے- ۲۹ ٹھیک اسی طرح میں نے تم سے جو
واقعات سنائے ہیں- وہ پُورے ہوتے تم ان کو دیکھو گے وہ وقت قریب
آنے کے لئے منتظر ہے تُم اس کو سمجھ جاؤ- ۳۰ میں تم سے سچ ہی کہتا
ہوں کہ اس نسل کے لوگ ابھی زندہ ہی رہیں گے کہ وہ تمام واقعات پیش
آئیں گے- ۳۱ زمین و آسمان کا کامل تباہ ہونا ممکن ہو سکتا ہے لیکن
میری کہی ہوئی باتیں نیست و نابود نہیں ہو سکتی- ۳۲ "وہ دن ہو کہ وہ
وقت ہو کب آئے گا نہ آسمان میں اس کے بیٹے کو معلوم ہے نہ ہی
فرشتوں کو معلوم ہے صرف باپ کو اس بات کا پتہ ہے- ۳۳ ہوشیار
رہو! ہمیشہ تیار رہو وہ وقت کب آئے گا تم نہیں جانتے- ۳۴ یہ اس
شخص کی مانند ہے جو سفر کو نکلتا ہے اور اپنا گھر چھوڑتا ہے- اور وہ اپنے
گھر کی خبر گیری کے لئے خادموں کے حوالے کر دیتا ہے وہ ہر ایک خادم
کو ایک خصوصی ذمہ داری دیتا ہے- ایک خادم کو دربان کی ذمہ داری دیتا
ہے- اور وہ شخص اُس خادم سے کہتا ہے کہ "تو ہمیشہ تیار رہ اسی طرح میں
تم سے کہتا ہوں- ۳۵ ہمیشہ تیار رہو گھر کا مالک کب واپس لوٹے گا
تمہیں معلوم نہیں ہو سکتا ہے وہ دوپہر میں آسکتا ہے یا آدھی رات کو جب
مرغ بانگ دے یا طلوع سحر پر- ۳۶ مالک اچانک پلٹ کر واپس آئے گا
اگر تم ہمیشہ تیار رہو تو وہ جب آئے گا تو تم بحالت نیند نہ ہو گے-
۳۷ میں تُم سے اور ہر ایک سے یہی کہتا ہوں کہ 'تیار رہو!'"

یسوع کو قتل کرنے کے لئے یہودی قائدین کی تدبیر

(متّی ۲۶:۱-۵؛ لوقا ۲۲:۱-۲؛ یوحنا ۱۱:۴۵-۵۳)

۱۴ فسح* اور عید فطیر* کے لئے صرف دو دن باقی رہ گئے
تھے- سردار کاہن اور معلمین شریعت یہ چاہتے تھے کہ
ہر فریب کے طریقے سے یسوع کو گرفتار کریں اور قتل کر دیں- ۲ "انہوں
نے لیکن تقریب کے موقع پر یسوع کو گرفتار نہیں کرنا چاہئے- یہ بات
ممکن نہیں ہے کہ ہم یسوع کو گرفتار کریں لوگ غیض و غضب میں آسکتے
ہیں اور فساد کا سبب بن سکتے ہیں-"

یسوع کے ساتھ ایک عورت نے ایک عجیب کام کیا

((متّی ۲۶:۶-۱۳؛ یوحنا ۱۲:۱-۸)

۳ بیت عنیاہ میں یسوع جب کوڑھی شمعون کے گھر میں کھانا کھا رہا
تھا تو ایک عورت اس کے پاس آئی اس کے پاس ایک بہت قیمتی خوشبو
دار عطر کی شیشی تھی- یہ عطر خالص جٹاماسی سے بنایا گیا تھا- اس نے شیشی
توڑی اور تیل کو یسوع کے سر پر انڈیل دیا-

فسح یہ یہودیوں کا اہم مقدّس دن ہے- یہودی اِس دن مخصوص کھانا کھاتے ہیں- ہر سال یہ یاد کرتے ہیں کہ خُدا نے مصر میں موسیٰ کے زمانے میں رہنے والے غُلاموں کو آزاد کیا-

عید فطیر یہ یہودیوں کے چھُٹیوں کا اہم ہفتہ ہے- قدیم عہد نامہ میں یہ فسح کے دن کے بعد شروع ہوتا ہے- لیکن اِس وقت دو چھٹیاں ایک ہی بار آجاتی ہیں-

۴ وہاں موجود چند شاگردوں نے اس واقعہ کو دیکھا اور بہت غصّہ کیا
اور اس عورت پر تنقید کی اور کہا، ”اس عطر کو ضائع کرنے کی کیا ضرورت
تھی؟ ۵ وہ ایک سال بھر کی کمائی سے بڑھ کر قیمتی چیز تھی اس کو
فروخت کر کے اسی سے ملنے والی رقم کو غریب اور ضرورت مندوں میں
بانٹ دینا چاہئے تھا۔“
٦ یسوع نے کہا، ”اس عورت کو تکلیف نہ دو۔ تم اس کو کیوں
مشتعل کرتے ہو؟ اس عورت نے تو میرے ساتھ بہت بھلائی کا کام کیا
ہے۔ ۷ تمہارے ساتھ تو غریب لوگ ہمیشہ ہی رہتے ہیں۔ تمہارا جی جب
چاہے تم ان کی مدد کرسکتے ہو میں ہمیشہ تمہارے ساتھ نہیں رہوں گا۔
۸ اس عورت نے تو جو کُچھ میرے لئے کر سکتی تھی کیا مرنے سے پہلے
میرے جسم کو قبر کے لئے تیار کرنے کے لئے اس نے میرے بدن پر
خوشبو دار تیل کو چھڑک دیا ہے۔ ۹ میں سچ ہی کہتا ہوں۔ کہ دُنیا میں جہاں
بھی خُوش خبری کی تعلیم دی جاتی ہے وہاں اس عورت کے کئے ہوئے
کام کے متعلق کہا جائے تو لوگ اس کو یاد رکھیں گے۔“

یسوع کے دشمنوں کی مدد کے لئے یہوداہ کی رضامندی

(متّی ۲٦:۱۴-۱٦؛ لوقا ۲۲: ۳-٦)

۱۰ تب ان بارہ رسولوں میں سے ایک یہوداہ اسکریوتی جو سردار
کاہن کے پاس یسوع کو حوالہ کرنے کی بات کرنے کے لئے گیا۔
۱۱ سردار کاہن اس بارے میں بہت خُوش ہوئے اور اس بناء پر اسے کو
رقم دینے کا وعدہ کیا۔ جس کی وجہ سے یہوداہ یسوع کو پکڑ کر ان کے حوالے
کرنے کے لئے مناسب موقع کی تاک میں تھا۔

فسح کا کھانا

(متّی ۲٦:۱۷-۲۵؛ لوقا ۲۲:۷-۱۴، ۲۱-۲۳؛
یوحنا ۱۳:۲۱-۳۰)

۱۲ وہ دن عید فطیر کا پہلا دن تھا اور یہودیوں کے پاس فسح کی
تقریب میں بھیڑوں کی قربانی کا یہی وقت تھا یسوع کے شاگرد اس کے
قریب آئے اور اس سے پوچھا، ”ہم تیرے لئے فسح کی تقریب کا کھانا کہاں
تیّار کریں؟“ ۱۳ یسوع نے اپنے دو شاگردوں کو بھیجا اور انہیں ہدایت
دی ”اور کہا کہ جب تم شہر میں داخل ہوں گے تو ایک آدمی پانی کا مٹکا
اٹھاتے ہوئے نظر آئے گا تم اس کے پیچھے ہو لو۔ ۱۴ وہ ایک گھر میں چلا
جائے گا تم اس گھر کے مالک سے کہو کہ ”استاد نے کہا ہے کہ وہ کمرہ کہاں
ہے جہاں میں اپنے شاگردوں کے ساتھ فسح کا کھانا کھا سکوں۔ ۱۵ مکان کا
مالک بالاخانہ کا کمرہ دکھائے گا۔ یہ کمرہ تمہارے لئے تیاّر ہے۔ ہمارے لئے
وہاں کھانا تیاّر کرو۔“

۱٦ تب شاگرد وہاں سے نکل کر شہر میں گئے یسوع کے کہنے کے
مطابق ہی سب کُچھ ہوا۔ شاگردوں نے فسح کی تقریب کا کھانا تیار کیا۔
۱۷ شام میں یسوع اپنے بارہ رسولوں کے ساتھ اس گھر میں گیا۔
۱۸ جب وہ سب میز پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے تو یسوع نے کہا، ”میں
تم سے سچ ہی کہتا ہوں کہ تم میں سے ایک میرے ساتھ فریب کرے گا اور
وہ اب میرے ساتھ کھانا کھا رہا ہے۔“
۱۹ جب یہ بات سنی تو شاگردوں کو بہت دکھ ہوا تب ہر ایک
شاگرد یسوع سے یکے بعد دیگرے کہنے لگے، ”میں وہ نہیں ہوں یقین دلاتا
ہوں کہ میں تیرے ساتھ کوئی دھوکہ نہ کروں گا۔“
۲۰ یسوع نے کہا، ”ان بارہ لوگوں میں ایک میرے خلاف دشمنی کر
رہا ہے۔ وہی میرے ساتھ ایک ہی کاسہ میں اپنی روٹی ڈبو کر بھگو رہا ہے۔
۲۱ ابن آدم مرے گا جیسا کہ تحریروں میں اس کے متعلق لکھا گیا ہے لیکن
ابن آدم کو قتل کرنے کے لئے پکڑوانے والے کے لئے نہایت دردناک
ہوگا۔ اور کہا، ”اگر وہ پیدا ہی نہ ہوا ہوتا تو شاید اس کے حق میں بھلا ہوتا۔“

عشائے ربّانی

(متّی ۲٦:۲٦-۳۰؛ لوقا ۲۲:۱۵-۲۰؛
۱ کورنتھیس ۱۱: ۲۳-۲۵)

۲۲ جب وہ کھانا کھا رہے تھے تو یسوع نے روٹی لی اور خُدا کا شکر ادا
کیا اُس نے روٹی توڑ کر اپنے شاگردوں میں تقسیم کی۔ اور یسوع نے ان سے
کہا، ”اس روٹی کو اٹھا لو اور کھاؤ اور کہا کہ یہ روٹی میرا بدن ہے۔“
۲۳ تب یسوع نے شراب کا پیالہ لیا اور اس پر خُدا کا شکر ادا کیا اور
وہ اپنے شاگردوں کو دیا۔ اور تمام شاگردوں نے اُسے پیا۔
۲۴ یسوع نے کہا، ”یہ میرا خون ہے اور یہ معاہدہ کا خون ہے یہ
بہت سے لوگوں کے لئے بہائے جانے والا خون ہے۔ ۲۵ ”میں تم سے
سچ ہی کہتا ہوں۔ میں اب اس وقت تک مئے کو پیوں گا جب تک خُدا کی
بادشاہت میں نیا مئے نہ پیوں۔“
۲٦ تب تمام شاگردوں نے ایک گیت گایا۔ اس کے بعد وہ زیتون
کی طرف روانہ ہوئے۔

شاگردوں کی بے وفائی کے بارے میں پیش قیاسی

(متّی ۲٦:۳۱-۳۵؛ لوقا ۲۲:۳۱-۳۴؛
یوحنا ۱۳:۳٦-۳۸)

۲۷ تب یسوع نے شاگردوں سے کہا، ”تم سب ایمان کو کھو دو گے
یہ تحریروں میں لکھا ہے:

میں چرواہے کو ماروں گا تب تمہاری بکریاں منتشر ہو جائیں گی۔
زکریا ۱۳:۷

۲۸ لیکن مر کر دوبارہ جی اٹھنے کے بعد تم سے پہلے ہی میں گلیل کو
جاؤں گا۔"
۲۹ پطرس نے جواب دیا، "دیگر تمام شاگرد اپنا ایمان کھو دیں گے
لیکن میں اپنا ایمان نہیں کھوؤں گا۔"
۳۰ یسوع نے کہا، "میں سچ ہی کہتا ہوں۔ آج کی رات مرغ کے دو
مرتبہ بانگ دینے سے قبل ہی تو تین مرتبہ یہ کہے گا کہ تو مجھے نہیں جانتا۔"
۳۱ لیکن پطرس نے یقین کے ساتھ جواب دیا، "اگر مجھے تیرے
ساتھ مرنا بھی پڑے تو ٹھیک ہے تب بھی میں ہر گز یہ بات نہ کہوں گا کہ
میں تجھے جانتا نہیں" دوسرے شاگردوں نے ایسا ہی کہا۔

یسوع کی تنہائی کی عبادت

(متّی ۲۶:۳۶-۴۶؛ لوقا ۲۲:۳۹-۴۶)

۳۲ یسوع اور اس کے شاگرد ایک مقام جس کا نام گتسمنی تھا اس جگہ
آئے یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا، "جب تک کہ میں عبادت نہ
کرلوں تم یہیں بیٹھے رہو۔" ۳۳ وہ پطرس یعقوب، اور یوحنا کو اپنے
ساتھ لے گیا۔ پھر یسوع بہت ہی حیران ہوا اور بہت دکھی بھی۔ ۳۴
یسوع نے ان سے کہا، "میری جان غموں سے اتنی بھر گئی ہے کہ جو موت
کے برابر ہے اور کہا کہ جاگتے ہوئے یہیں پر میرا انتظار کرو۔"
۳۵ یسوع ان کے ساتھ تھوڑی دور جانے کے بعد زمین پر گرا اور دعا
کی "اگر ممکن ہو سکے تو یہ مصیبت کا وقت مجھ تک نہ آنے دو۔"
۳۶ تب یسوع نے دعا کی "ابّا باپ! تیرے لئے تو ہر بات ممکن ہے اور
دعا کی کہ اس مصیبت کے پیالے کو مجھ سے ہٹا دیئے لیکن تو جو چاہے سو کر
اور میری مرضی کے مطابق نہیں۔"
۳۷ جب یسوع اپنے شاگردوں کے پاس لوٹا تو ان کو سوتے
ہوئے پایا اس نے پطرس سے کہا، "اے شمعون کیا تو سو رہا ہے ؟ کیا
تیرے لئے یہ بات ممکن نہیں کہ تو میرے ساتھ ایک گھنٹے بیدار رہ سکے ؟
۳۸ جاگتا رہ اور دعا کرتا کہ تو مشتعل نہ ہو روح تو خواہش مند ہے لیکن
بدن میں کافی طاقت نہیں ہے۔"
۳۹ دوسری مرتبہ یسوع دور جا کر پہلے ہی کی طرح دعائیں کرنے لگا۔
۴۰ یسوع جب اپنے شاگردوں کے پاس دوبارہ گیا تو ان کو سوتے پایا ایسا
معلوم ہوتا تھا کہ انکی آنکھیں بہت تھک گئیں ہیں یسوع کی کچھ بھی سمجھ میں
نہ آیا کہ وہ شاگردوں سے کیا کہے۔

۴۱ تیسری مرتبہ دعا کرنے کے بعد یسوع اپنے شاگردوں کے پاس
واپس آیا اور ان سے کہا، "تم اب تک سو رہے ہو اور آرام کر رہے ہو۔ ابن
آدم کو اب گنہگاروں کے حوالے کرنے کا وقت آگیا ہے۔ ۴۲ اٹھو! ہم
کو جانا چاہئے وہ جو مجھے ان لوگوں کو پکڑوا دینے والا اب یہاں آرہا ہے۔"

یسوع کی گرفتاری

(متّی ۲۶:۴۷-۵۶؛ لوقا ۲۲:۴۷-۵۳؛ یوحنا ۱۸:۳-۱۲)

۴۳ یسوع باتیں کر ہی رہا تھا کہ یہوداہ وہاں آیا یہوداہ ان بارہ
رسولوں میں سے ایک تھا۔ یہوداہ کے ساتھ کئی لوگ تلواریں اور لاٹھیوں کو
لئے ہوئے تھے۔ سردار کاہنوں، معلمین شریعت اور بزرگ یہودی قائدین
نے ان لوگوں کو بھیجا تھا۔
۴۴ یسوع کون ہے لوگوں کو معلوم کرانے کے لئے یہودا نے انہیں
ایک طرف اشارہ کیا۔ یہودا نے ان لوگوں سے کہا، "میں جس کو بوسہ دوں
وہی یسوع ہے۔ اس کو گرفتار کر کے بہت ہوشیاری اور نگرانی میں ساتھ لے
جانا۔" ۴۵ تب یہودا نے یسوع کے نزدیک جا کر "اے استاد" کہا اور
بوسہ لیا۔ ۴۶ پھر ان لوگوں نے یسوع کو گرفتار کیا اور اس کو باندھ دیا۔
۴۷ یسوع کے نزدیک کھڑے ہوئے شاگردوں میں سے ایک نے اپنی
تلوار کھینچ لی اور اعلیٰ کاہن کے خادم کا کان کاٹ دیا۔
۴۸ تب یسوع نے ان سے کہا، "تم لوگ کیوں تلواروں اور لاٹھیوں
کے ساتھ مجھے گرفتار کرنے آئے ہو؟ کیا میں مجرم ہوں؟ ۴۹ اور کہا، کہ
روزانہ ہیکل میں تعلیم دینے کے لئے میں تمہارے ساتھ تھا۔ تم نے مجھے
وہاں گرفتار نہیں کیا لیکن یہ سارے واقعات جیسا تحریروں میں لکھا ہوا ہے
ویسا ہی ہوگا۔" ۵۰ تب یسوع کے تمام شاگرد اس کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔
۵۱ یسوع کا ایک نوجوان شاگرد وہاں موجود تھا۔ وہ سوتی کپڑے
پہنے ہوئے تھا۔ لوگوں نے اُس کو پکڑ لیا۔ ۵۲ اُس کے جسم سے کپڑا گر
گیا، اور وہ برہنہ وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا۔

یسوع یہودی قائدین کے سامنے

(متّی ۲۶:۵۷-۶۸؛ لوقا ۲۲:۵۴-۵۵، ۶۳-۷۱؛
یوحنا ۱۸:۱۳-۱۴، ۱۹-۲۴)

۵۳ یسوع کو جن لوگوں نے گرفتار کیا انہوں نے اس کو اعلیٰ کاہن
کے گھر لے گئے۔ تمام سردار کاہنوں اور بزرگ یہودی قائدین کے علاوہ
معلمین شریعت وہاں پر جمع تھے۔ ۵۴ پطرس، یسوع کے پیچھے دور کے
فاصلے پر چلتے ہوئے اعلیٰ کاہن کے گھر کے صحن میں داخل ہو اور محافظوں
کے ساتھ بیٹھ گیا اور آگ تاپنے لگا۔

۵۵ سردار کاہنوں اور صدرِ عدالت نے یسوع کے خلاف شہادت
تلاش کرنا شروع کی تا کہ اس کو قتل کیا جائے۔ لیکن وہ ایسی کوئی شہادت
پانے سے قاصر رہے۔ ۵۶ کئی لوگ آئے اور یسوع کے خلاف جھوٹے
ثبوت دیئے۔ لیکن ان لوگوں نے مختلف باتیں کہیں جو ایک دُوسرے
سے میل نہیں کھا رہی تھی۔
۵۷ تب چند لوگوں نے جو وہاں کھڑے تھے اور یسوع کے خلاف
جھوٹے ثبوت پیش کئے۔ ۵۸ ان لوگوں نے کہا، ”ہم نے سنا ہے کہ یہ
آدمی کہہ رہا تھا کہ میں اس ہیکل کو تباہ کردوں گا جسے انسانی ہاتھوں نے
بنایا ہے اور تین دن میں دُوسرا گرجا تعمیر کروں گا جسے انسانی ہاتھوں نے
نہیں بنایا۔“ ۵۹ تب بھی ان لوگوں کے کہی ہوئی باتوں میں کوئی
موافقت نہ پائی گئی۔
۶۰ پھر اعلیٰ کاہن نے تمام لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر یسوع سے
پوچھا، ”یہ حاضرین جو تیرے خلاف الزامات لگا رہے ہیں کیا تو ان کے
خلاف اپنی صفائی میں کہنے کے لئے کوئی بات نہیں کہے گا؟ اور پُوچھا کہ
لوگ جو تیرے خلاف کہہ رہے ہیں کیا وہ سچ ہے؟“ ۶۱ لیکن یسوع بالکل
خاموش رہا اس کا کوئی جواب نہ دیا۔
اعلیٰ کاہن نے یسوع سے دُوسرا سوال کیا ”کیا تو مسیح ہے؟ خُدائے
رحیم کا بیٹا؟“
۶۲ یسوع نے جواب دیا، ”ہاں میں خُدا کا بیٹا ہوں۔ اور ابن آدم کو
قادر مطلق کی داہنی جانب بیٹھے اور آسمان کے بادلوں پر سوار آتے دیکھو
گے۔“
۶۳ اعلیٰ کاہن نے اپنے کپڑے پھاڑتے ہوئے کہا، ”ہمیں مزید
گواہی کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی! ۶۴ تم سب نے اسے خُدا کے
خلاف کہتے ہوئے سنا اور پُوچھا کہ اس پر تم سب کا کیا فیصلہ ہے؟“
سب لوگوں نے کہا، ”وہ قصوروار ہے اور اس کو ضرور موت کی سزا
ہونی چاہئے۔ ۶۵ وہاں پر موجود چند لوگوں نے یسوع پر تھوکا اور اسکا چہرا
چھپایا اور مکّے مارے اور کہنے لگے کہ ”ہمیں نبوت کی باتیں سُنا“ اور
پیادوں نے طمانچے مار مار کر اُسے اپنے قبضہ میں لیا۔

پطرس کی بے وفائی

(متّی ۲۶:۶۹-۷۵؛ لوقا ۲۲:۵۶-۶۲؛
یوحنا ۱۸:۱۵-۱۸، ۲۵-۲۷)

۶۶ اس وقت پطرس ابھی صحن ہی میں تھا کہ اعلیٰ کاہن کی ایک
لونڈی پطرس کے پاس آئی۔ ۶۷ پطرس کو جاڑوں میں آگ تاپتے ہوئے
دیکھ کر اس لونڈی نے پطرس کو قریب سے دیکھا اور کہا،
”تو وہی ہے جو اس ناصری یسوع کے ساتھ تھا۔“
۶۸ لیکن پطرس نے انکار کیا اور کہا، ”میں نہیں جانتا اور میں نہیں
سمجھتا کہ تو کیا کہہ رہی ہے“ یہ کہتے ہوئے اٹھا اور صحن کے باب الداخلہ
کے پاس گیا۔ *
۶۹ اس لڑکی نے پطرس کو دوبارہ دیکھا اور وہاں کھڑے ہوئے لوگوں
سے کہا، ”یہ آدمی اس کے شاگردوں میں سے ایک ہے۔“ ۷۰ پطرس نے
دوبارہ اس کی باتوں کا انکار کیا۔
تھوڑی دیر بعد پطرس کے قریب کھڑے ہوئے چند آدمیوں نے اس
سے کہا، ”ہم جانتے ہیں کہ تو بھی اس کے شاگردوں میں سے ایک ہے اور
تو بھی گلیل ہی کا ہے۔“
۷۱ تب پطرس اپنے آپ پر لعنت کرنا شروع کیا اور چلاّ کر کہا کہ
میں خُدا کے لئے وعدہ کرتا ہوں یہ آدمی جس کے بارے میں تم مُجھ سے کہتے
ہو میں اس کو نہیں جانتا!“
۷۲ پطرس نے جب یہ کہا مرغ نے دُوسری مرتبہ بانگ دیا تب
پطرس نے یاد کیا کہ یسوع نے کیا کہا تھا۔ ”مرغ کے دو بار بانگ دینے سے
پہلے تو تین بار کہیگا کہ تو مجھے نہیں جانتا ہے۔“ یسوع کی کہی ہوئی بات یاد
کر کے وہ دکھ میں مبتلا ہوا اور رونے لگا۔

پلاطس کی طرف سے یسوع کی تفتیش

(متّی ۲۷:۱-۲، ۱۱-۱۴؛ لوقا ۲۳:۱-۵؛
یوحنا ۱۸:۲۸-۳۸)

۱۵ علی الصباح سردار کاہنوں، بڑے یہودی قائدین،
معلمین شریعت اور صدرِ عدالت کے افراد نے اجلاس
بلا یا اور یہ طئے کیا کہ یسوع کو کیا کرنا چاہئے۔ وہ یسوع کو باندھ کر پیلاطس
جو شہر کا گورنر تھا اس کے پاس لے گئے اور اسکے حوالے کیا۔
۲ پیلاطس نے یسوع سے پوچھا، ”کیا تو یہودیوں کا بادشاہ ہے؟“
یسوع نے جواب دیا، ”ہاں تو نے جو کہا ہے وہ ٹھیک ہے۔“
۳ سردار کاہنوا نے یسوع پر کئی الزامات لگائے۔ ۴ تب پیلاطس
نے یسوع سے پوچھا، ”یہ لوگ تُجھ پر کئی الزامات لگا رہے ہیں تو چپ ہے
کوئی جواب نہیں دیتا؟“
۵ اس کے باوجود یسوع بالکل خاموش رہا۔ اور اس کی خاموشی کو دیکھ کر
پیلاطس کو بڑی حیرت ہوئی۔

آیت ۶۸ بہت سارے یونانی نسخوں میں یہ شامل ہے۔ ”اور پرندوں کا ہجوم۔“

پیلاطس سے یسوع کی رہائی کے لئے کی گئی ناکام کوشش

(متّی ۲۷:۱۵-۳۱؛ لوقا ۲۳:۱۳-۲۵؛
یوحنا ۱۸:۳۹-۱۹:۱۶)

۶ ہر سال فسح کی تقریب کے موقع پر گورنر کے حکم کی تعمیل میں قید
خانہ سے ایک قیدی رہائی پاتا تھا۔ ۷ اس وقت براؔبا نامی ایک قیدی
قبائلیوں کے ساتھ قید خانے میں تھا یہ سب جھگڑالو ایک جھگڑے کے
وقت قتل کے الزام میں ماخوذ تھے۔ ۸ لوگ پیلاطس کے پاس آئے اور
ہمیشہ کی طرح اپنے لئے ایک قیدی کی رہائی کی مانگ کرنے لگے۔
۹ پیلاطس نے لوگوں سے پُوچھا کہ ”کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو
کہ تمہارے لئے یہودیوں کے بادشاہ کی رہائی ہو؟“ ۱۰ سردار کاہنوں
کے حسد اور جلن سے یسوع کو قید کرکے اس کے حوالے کئے جانے کی بات
پیلاطس کو معلوم تھی۔ ۱۱ سردار کاہنوں نے لوگوں کو اکسایا کہ وہ
پیلاطس سے برابّاس کی رہائی کی گذارش کریں یسوع کے لئے نہیں۔
۱۲ پیلاطس نے لوگوں سے دوبارہ پوچھا، ”یہودیوں کے بادشاہ کے
نام سے تم جس آدمی کو پکارتے ہو اس کو میں کیا کروں؟“
۱۳ لوگوں نے دوبارہ شور مچایا اور کہنے لگے، ”اسے مصلوب کرو۔“
۱۴ پیلاطس نے پُوچھا، ”کیوں؟ اور اس کا کیا جرم ہے؟“
اس پر لوگوں نے ہنگامہ مچایا اور کہا، ” اس کو صلیب پر چڑھاؤ۔“
۱۵ پیلاطس لوگوں کو خُوش کرنے کے لئے براؔبا نامی آدمی کو رہا کر دیا۔
اور درّے مار کر صلیب دینے کے لئے یسوع کو سپاہیوں کے حوالے کیا۔
۱۶ پیلاطس کے سپاہی یسوع کو گورنر کے محل کے صحن میں لے
گئے جو پریتورین کہلاتا تھا اور انہوں نے دیگر تمام سپاہیوں کو ایک ساتھ
بلایا۔ ۱۷ سپاہیوں نے یسوع کے اوپر ارغوانی رنگ کا چوغہ پہنا کر اور
کانٹوں کا ایک تاج بنا کر اس کے سر پر رکھا۔ ۱۸ تب انہوں نے یسوع
کو سلام کرنا شروع کیا اور کہا، ”اے یہودیوں کے بادشاہ ہم تم کو سلام
کرتے ہیں!“ ۱۹ سپاہی اس کے سر پر چھڑی سے مارتے اور اس پر
تھوکتے اور یسوع کے سامنے گھٹنے ٹیک دیتے اسکی عبادت مذاق کے طور پر
کر رہے تھے۔ ۲۰ جب سپاہیوں نے اس کا مذاق اڑانا ختم کیا تو انہوں
نے ارغوانی چوغے کو نکال دیا۔ اور اسی کے کپڑوں کو دوبارہ پہنایا پھر وہ
یسوع کو صلیب پر چڑھانے کے لئے ساتھ لے گئے۔

یسوع مصلوب ہوا

(متّی ۲۷:۳۲-۴۴؛ لوقا ۲۳:۲۶-۴۳؛
یوحنا ۱۹:۱۷-۲۷)

۲۱ تب کرینی شہر کا ایک آدمی جس کا نام شمعون تھا وہ کھیت سے
آرہا تھا۔ وہ سکندر اور روفس کا باپ تھا۔ سپاہی یسوع کی صلیب اٹھانے لے
جانے کے لئے شمعون سے زبردستی کرنے لگے۔ ۲۲ اور وہ یسوع کو
گلگتا نام کی جگہ پر لائے۔ گلگتا کے معنی ”کھوپڑی کی جگہ“ ۲۳ گلگتا میں
سپاہیوں نے یسوع کو پینے کے لئے پیالہ دیا، یہ مُرملی ہوا مئے تھا۔ لیکن یسوع
نے اس کو نہ پیا۔ ۲۴ سپاہیوں نے یسوع کو صلیب پر لٹکا دیا اور میخیں
ٹھونک دیں۔ پھر یہودیوں نے قرعہ ڈالا اور یسوع کے کپڑوں کو آپس میں
بانٹ لیا۔
۲۵ وہ جب یسوع کو صلیب پر چڑھائے تو صبح کے نو بجے کا وقت
تھا۔ ۲۶ یسوع کے خلاف جو الزام تھا وہ یہ کہ ”یہودیوں کا بادشاہ“ یہ
تحریر صلیب پر لکھوائی گئی تھی۔ ۲۷ اس کے علاوہ انہوں نے یسوع کے
ساتھ دو ڈاکوؤں کو بھی صلیب پر لٹکا دیا تھا۔ انہوں نے ایک ڈاکو کو یسوع
کی داہنی جانب اور دُوسرے کو بائیں طرف لٹکا دیا تھا۔ ۲۸* ۲۹ وہاں
سے گذرنے والے لوگ اپنے سروں کو ہلاتے ہوئے یسوع کی بے عزتی
کرتے اور کہتے ” تو ہیکل کو منہدم کرکے اس کو پھر تین دنوں میں دوبارہ
تعمیر کرنے کی بات بتایا ہے۔ ۳۰ اب تو صلیب سے اتر کر نیچے آجا اور
اپنے آپ کی حفاظت کر۔“
۳۱ وہاں پر موجود سردار کاہنوں اور معلمین شریعت نے بھی مذاق
اڑا کر کہنے لگے کہ ” اُس نے دیگر لوگوں کی حفاظت کی مگر اب اپنے آپ کی
حفاظت نہ کرسکا۔ ۳۲ اگر وہ حقیقت میں اسرائیل کا بادشاہ مسیح ہے تو
اب صلیب سے اتر کر نیچے آئے اور اپنے آپ کی حفاظت کرے تو اس
وقت ہم اس پر ایمان لائیں گے“ اس طرح وہ طعنہ دینے لگے۔ یسوع کے
بازو صلیب پر چڑھائے گئے چور بھی اس کا تمسخر کرنے لگے۔

یسوع کی موت

(متّی ۲۷:۴۵-۵۶؛ لوقا ۲۳:۴۴-۴۹؛
یوحنا ۱۹:۲۸-۳۰)

۳۳ دوپہر کا وقت تھا سارا ملک اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا یہ
اندھیرا دوپہر تین بجے تک تھا۔ ۳۴ تین بجے یسوع نے بلند آواز سے
پکارا ” ایلوہی، ایلوہی لما سبقتنی؟“ جس کے معنی ”میرے خُدا! میرے
خُدا! تو نے میرا ساتھ کیوں چھوڑ دیا؟ *“
۳۵ وہاں پر کھڑے ہوئے چند لوگوں نے اس کو سنا اور دیکھا ”اور
کہے کہ وہ ایلیاہ کو پکارتا ہے۔“
۳۶ وہاں سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا اور سپنج لیا اور اس کو سرکہ میں

آیت ۲۸ چند یونانی نسخوں میں اس آیت کو شامل کئے ہیں، ”وہ مجرموں میں رکھا گیا ہے۔“ شریعت کا یہ آیت اِس طرح پورا ہوا۔“

میرے ... چھوڑدیا زبور ۲۲:۱

ڈبویا اور اس کو ایک لاٹھی سے باندھ کر یسوع کو پینے کے لئے دیتے ہوئے
کہا، "میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ کیا ایلیاہ اس کو صلیب سے نیچے اتارنے کے
لئے آئے گا یا نہیں۔"

۳۷ تب یسوع زور سے چلّایا اور مر گیا۔

۳۸ اس وقت ہیکل کا پردہ اوپر سے نیچے تک دو حصوں میں پھٹ
گیا۔ ۳۹ صلیب کے سامنے کھڑا ہوا رومی فوجی عہدیدار جو یسوع کے دم
توڑتے ہوئے منظر کو دیکھ رہا تھا اور کہا، "یہ آدمی تو حقیقت میں خُدا کا بیٹا
ہی ہے۔"

۴۰ وہاں چند عورتیں صلیب سے دور کے فاصلہ پر کھڑے ہو کر یہ
سارا واقعہ دیکھ رہی تھیں ان چند عورتوں میں مریم مگدلینی، سلومے اور مریم
یعقوب اور یسوع کی ماں (یعقوب اس کا چھوٹا بیٹا شامل تھا) تھیں۔ ۴۱ یہ
عورتیں گلیل میں یسوع کے ساتھ رہتی تھیں اور اس کی خدمت میں تھیں
اور دُوسری کئی عورتیں بھی تھیں جو یسوع کے ساتھ یروشلم کو آئی تھیں۔

یسوع کی تدفین

(متّی ۲۷:۵۷-۶۱؛ لوقا ۲۳:۵۰-۵۶؛
یوحنا ۱۹:۳۸-۴۲)

۴۲ تب اندھیرا چھانے لگا وہ تیاری کا دن تھا یعنی سبت سے پہلے کا
دن۔ ۴۳ اریتہ گاؤں کا رہنے والا یوسف پیلاطس کے پاس گیا اور
جراءت کرتے ہوئے یسوع کی لاش خود لے جانے کی درخواست کی جبکہ
یوسف یہودی تنظیم میں ایک اہم رکن تھا۔ خُدا کی بادشاہت کی آرزو
کرنے والوں میں سے یہ بھی ایک تھا۔ ۴۴ یسوع کے اس قدر جلد مرجانے
پر پیلاطس کو حیرت ہی ہوئی یسوع کی نگرانی پر متعین ایک سپاہی عہدیدار
کو پیلاطس نے بلایا اور پوچھا، "کیا یسوع مر گیا ہے؟ ۴۵ اُس عہدیدار نے
کہا، "ہاں وہ مر گیا" اس طرح پیلاطس نے یوسف سے کہا وہ لاش کو لے
جاسکتا ہے۔ ۴۶ یوسف نے سوت کا موٹا کپڑا لایا اور صلیب سے لاش
اتار کر اس کو اس کپڑے میں لپیٹ دیا۔ پھر اس کے بعد چٹان والی قبر
میں اس کو اتارا اور اس قبر میں پڑے پتھر کو لڑھکا کر اس کو بند کر دیا۔
۴۷ مریم مگدلینی اور یوسیس کی ماں مریم جگہ کی نشاندہی کرلی تھی کہ یسوع
کی لاش کو کس جگہ رکھا گیا ہے؟

یسوع کا دوبارہ جی اٹھنا

(متّی ۲۸:۱-۸؛ لوقا ۲۴:۱-۱۲؛ یوحنا ۲۰:۱-۱۰)

۱۶ سبت کے دُوسرے دن مریم مگدلینی سلومے اور یعقوب
کی ماں مریم یہ چاہتی تھیں کہ چند خوشبودار چیزیں یسوع
کی لاش کو لگائیں۔ ۲ ہفتہ کا پہلا دن تھا صبح کا وقت وہ قبر کی جگہ چلی
گئیں۔ اس وقت حالانکہ سورج طلوع ہو رہا تھا پھر بھی تاریکی تھی۔ ۳ یہ
عورتیں آپس میں باتیں کرتے ہوئے کہنے لگیں کہ "پتھر کی بڑی چٹان کے
ذریعہ قبر کے منہ کو بند کر دیا گیا ہے اور کہا کہ یہ چٹان ہمارے لئے کون
لڑھکائیں گے؟

۴ جب وہ عورتیں قبر پر پہنچی انہوں نے دیکھا کہ وہ چٹان لڑھکی ہوئی
ہے اور جبکہ وہ چٹان بہت بڑی تھی۔ لیکن اس کو قبر کے منہ سے دور
لڑھکایا گیا تھا۔ ۵ وہ عورتیں جب قبر میں اتریں تو کیا دیکھتی ہیں کہ سفید
چغہ پہنا ہوا ایک نوجوان قبر کی داہنی جانب بیٹھا ہوا ہے اسکو دیکھ کر یہ
گھبرا گئیں۔

۶ لیکن اس نے کہا، "گھبراؤ مت! صلیب پر چڑھایا ہوا جس ناصری
یسوع کو تم ڈھونڈ رہی ہو دوبارہ جی اٹھا ہے۔ اور وہ یہاں نہیں ہے دیکھو
اس کی لاش جس جگہ رکھی گئی تھی وہ یہی ہے۔ ۷ اب جاؤ یسوع کے
شاگردوں میں منادی کرو۔ بطور خاص پطرس کو یہ بات معلوم کراؤ اور تم ان
سے کہنا کہ یسوع گلیل کو جا رہا ہے اور وہ تم سے قبل وہاں رہے گا۔ اس
نے تم سے پہلے ہی کہا ہے کہ تم اسکو وہاں دیکھوگے۔"

۸ وہ عورتیں ڈر کے مارے بدحواس ہو گئیں اور کانپ رہی تھیں اور
قبر چھوڑ کر بھاگ گئیں۔ چونکہ وہ بہت زیادہ خوف زدہ تھیں اس لئے وہ اس
واقعہ کو کسی سے نہیں کہا۔

(چند قدیم مرقس کی یونانی کتابیں یہیں پر ختم ہوتی ہیں)

کچھ شاگردوں کو یسوع کا دیدار

(متّی ۲۸:۹-۱۰؛ یوحنا ۲۰:۱۱-۱۸؛
لوقا ۲۴:۱۳-۳۵)

۹ ہفتہ کے پہلے دن کی صبح ہی یسوع دوبارہ جی اٹھا۔ یسوع پہلے پہل
مریم مگدلینی کو نظر آیا۔ پچھلے دنوں کبھی یسوع نے مریم مگدلینی پر سے سات
بد رُوحوں کو نکال باہر کیا تھا۔ ۱۰ مریم گئی اور اس کے شاگردوں کو
معلوم کرایا۔ لیکن وہ اب تک غم میں ڈوبے ہوئے ماتم کر رہے تھے۔
۱۱ جب مریم نے شاگردوں کو یہ معلوم کرایا کہ میں نے یسوع کو دوبارہ
جی اٹھے دیکھا ہے تو شاگردوں نے اس کی بات پر بھروسہ نہ کیا۔ ۱۲ ایک
دفعہ ایسا ہوا کہ یسوع کے دو شاگرد جب ایک گاؤں سے گذر رہے تھے تو
یسوع ان کو ایک دُوسری ہی شکل میں دکھائی دیا۔ ۱۳ یہ شاگرد
دُوسرے اور شاگردوں کے پاس واپس لوٹے اور ان کو یہ واقعہ سنایا لیکن
انہوں نے ان کی بات پر یقین نہ کیا۔

یسوع اور ان کے شاگردوں میں گفتگو

(متّی ۲۸: ۱۶-۲۰؛ لوقا ۲۴: ۳۶-۴۹؛
یوحنا ۲۰: ۱۹-۲۳؛ اعمال ۱: ۶-۸)

۱۴ جب گیارہ شاگرد کھانا کھا رہے تھے یسوع ان کو نظر آیا،
شاگردوں میں چونکہ ایمان کم تھا جس کی وجہ سے یسوع نے ان کی
مخالفت کی وہ ضدّی تھے اور لوگوں کی اس بات پر یقین کرنے سے انکار
کردیا کہ یسوع مرنے کے بعد جی اُٹھا ہے۔ ۱۵ پھر یسوع نے تمام
شاگردوں سے کہا، ” جاؤ اور ساری زمین میں پھیل جاؤ اور ہر ایک کو
خوشخبری سناؤ۔ ۱۶ وہ جو ایمان لائے اور بپتسمہ لے وہ نجات پائے گا
اور جو ایمان نہ لائے وہ مجرم کے زمرے میں شامل ہوگا۔ ۱۷ ایمان رکھنے
والے بھی معجزے دکھائیں گے۔ اور وہ میرے نام کا واسطہ دے کر
بدرُوحوں سے چھٹکارہ دلائیں گے۔ اور وہ زبان کہ جس کو یہ
جانتے ہی نہیں اس میں یہ باتیں کریں گے۔ ۱۸ اگر یہ سانپوں کو
پکڑ بھی لیں تو وہ ان کو ڈسیں گے نہیں۔ اگر یہ زہر بھی پی لیں تو ان پر اس
کا کوئی مضر اثر بھی نہ ہوگا اور کہا، دستِ شفقت رکھیں گے تو بیمار بھی
صحت یاب ہو جائینگے۔“

یسوع آسمان کو لوٹ گیا

(لوقا ۲۴: ۵۰-۵۳؛ اعمال ۱: ۹-۱۱)

۱۹ خُداوند یسوع جب ان واقعات کو اپنے شاگردوں سے بیان کیا تو
وہ آسمان میں اٹھا لیا گیا اور خُدا کی داہنی جانب بیٹھ گیا۔ ۲۰ شاگرد زمین
میں ہر طرف پھیل کر لوگوں میں منادی کردی اور خداوند خود ان کے ساتھ
کام کو آگے بڑھانے لگا۔ اور مختلف معجزوں کے ذریعہ خُوش خبری کی بات
کو مستحکم کرتا رہا۔